

PakDigestNovels.Com

چاندی میری دسترس میں

انوار الیاسی

چاند میری دسترس میں

مکمل ناول

انالیاں

مجھے لگتا ہے آج میں اپنا سر کسی دیوار سے دے ماروں گا "سعد کو فون کیے وہ اپنا دکھڑا سنانے لگا۔

ہوا کیا ہے "سعد بیڈ پر نیم دراز لیٹا اسکے رونے سن رہا تھا۔ "

میں تجھے بتا رہا ہوں میں آج اپنا سر کہیں مار بیٹھوں گا "اصل بات بتانے کی بجائے وہ کوئی اور ہی لن ترانیاں کر رہا تھا۔

پہلے منہ سے پھوٹ کہ ہوا کیا ہے پھر میں بتاؤں گا تجھے دیوار پر سر مارنا چاہیے یا لوہے کہ سریے پہ "سعد اسکے رونے کو کسی خاطر میں نہیں لایا۔

یہ سب سننے سے پہلے میرا دماغ کیوں نہیں پھوٹ گیا "واہب پھر وہی راگ الاپنے لگا۔ "

میری جان وہ تو میں کچھ دیر بعد آکر پھوڑ دوں گا۔ بتاتا ہے پوری بات یا فون بند کروں "سعد کو فٹ زدہ لہجے میں " بولا۔

یاد امی کہہ رہی ہیں انہوں نے میری بات رادیا کے ساتھ پکی کر دی ہے "سعد کے دھمکانے پر وہ اصل ٹاپک کی جانب آیا۔

کیا "سعد اپنی جگہ پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ "

جی۔۔ اب بتاؤ کیا یہ مرنے کا مقام ہے یا نہیں "واہب نے جتانے والے انداز میں کہا۔ "

اَلْسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ

www.PakDigestNovels.Com پر خوش آمدید۔

اپنی صلاحیتوں کو منوائیں اور دنیا میں اپنی الگ پہچان بنائیں۔ لکھنے کے ہنر کو ہم تک پہنچائیں ہم دنیا تک پہنچائیں گے۔

کیونکہ

www.PakDigestNovels.Com

آپکو دے رہا ہے۔

سنہری موقع، تو بس ہماری سائٹ پر اپنا ناول، کالم، شاعری پوسٹ کروانے کے لیے مندرجہ ذیل ای میل اور لنک پر

رابطہ کریں۔

www.FaceBook.Com/PakDigestNovels

www.PakDigestNovels@Gmail.Com

میں کل تمہاری طرف آتا ہوں پھر بات کرتے ہیں "سعد بھی الجھ گیا تھا۔"

اب بات و ات کا کوئی فائدہ نہیں میں نے امی اور ابو دونوں سے اپنے طور پر بات کر لی ہے مگر دونوں میری ایک بھی "ماننے کو تیار نہیں۔" واہب نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا۔

انکے مطابق میں بھی شہاب بھائی کے نقش قدم پر چلوں گا۔ اب اگر انہوں نے کسی گوری سے شادی کر لی ہے تو اس "میں میرا کیا قصور ہے کہ مجھے اس رادیا میڈم سے نتھی کرنے پر تل گئے ہیں" وہ کوفت زدہ سارا دیا کے بارے میں بول رہا تھا۔

یار دیکھا جائے تو وہ بری کہیں سے نہیں ہے مگر صرف عمروں کا تھوڑا بہت فرق۔۔۔ "سعد جانتا تھا سمیع اور زیبا بہت "سخت گیر ماں باپ تھے۔ کچھ اپنے بڑے بیٹے کے باہر جا کر اپنی پسند سے شادی کرنے کی بنا پر اور بھی سخت مزاج ہو گئے تھے۔

اب انکی ساری امیدوں کا مرکز واہب ہی تھا۔

تھوڑا فرق۔۔۔۔ "سعد کی بات پر وہ گھٹی گھٹی آواز میں چیخا۔"

یار میرا مطلب ہے "سعد سے بات بنانی مشکل ہو گی۔"

پانچ سال کا فرق تجھے تھوڑا لگتا ہے۔ میں اسے باقی بڑی عمر کی کزنز کی طرح ہی ریسپیکٹ دیتا ہوں۔۔۔ پانچ سال وہ بڑی "ہے مجھ سے۔۔۔ دو سال تک ہوتے تو چل جات مگر پانچ سال۔۔۔" اس کا غم کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔

یار لوگ دس دس سال بڑی عمر کی عورتوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ تیرے سے پانچ سال ہضم نہیں ہو رہے "سعد نے "ایک بار پھر اسے تسلی دینا چاہی۔

تو جلتی پر تیل چھڑک دے بس۔۔۔ خدا حافظ "سعد کو ہمدردی نہ کرتے دیکھ کر واہب چڑ گیا۔ غصے میں فون بند "کر دیا۔

سعد پیشانی مسل کر رہ گیا۔ اس کا اوپلا غلط نہیں تھا۔ اگر وہ خود کو اسکی جگہ رکھتا۔ انسان اپنی شریک حیات اپنے سے بہت

چھوٹی نہ صحیح مگر کچھ تو چھوٹی کی خواہش کرتا ہے۔ یکم از کم ہم عمر تو ہو۔
اگلے دن اسکے گھر جانے کا ارادہ کرتے ہوئے سعد لاٹس بند کر کے لیٹ گیا۔

اگلے دن سعد واہب کے گھر موجود تھا۔ سعد اور واہب بچپن کے دوست تھے۔ اب تو دونوں کا یہ حال تھا کہ وہ ایک دوسرے کے گھر کے ہی فرد شمار ہوتے تھے۔

سعد واہب کے گھر بے دھڑک چلا جاتا تھا۔ اور واہب سعد کے گھر۔

سعد واہب کی فیملی اسکے کزنز سب سے واقف تھا اور واہب سعد کے سارے خاندان سے۔

تم سمجھاؤ اسے کچھ "زیبانے واہب کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔"

جس وقت سعد ان کے گھر آیا واہب، زیبا اور سمیع لاؤنچ میں ہی بیٹھے واہب کے رشتے پر بحث کر رہے تھے۔

مجھے سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں سمجھنے کی ضرورت آپ لوگوں کو ہو "وہ سرد لہجے میں بولا۔ مگر لہجہ بے ادب نہیں تھا۔

کیا عذاب آگیا ہے ایسا۔۔۔ اچھی بھلی بچی ہے "سمیع نے ناگواری سے اسکے مسلسل انکار پر اسے دیکھا۔"

بچی اچھی بھلی ہے مگر آپ لوگوں کی اپروچ ٹھیک نہیں ہے۔ اگر اسکی بڑی بہن کو ہم سے دھوکا ملا ہے۔ شہاب نے اسکی

بہن کو منگنی کے نام پر لٹکائے رکھا اور شادی کسی گوری سے کر لی اس میں میرا کیا قصور ہے۔ "وہ جھنجھلایا۔

میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ سب آپ شہاب کے کئے کا کفارہ ادا کرنے کے چکر میں کر رہے ہیں۔ یہ سوچے سمجھے

بنا کہ فرح تو شہاب سے چار سال چھوٹی تھی۔ جبکہ رادیا مجھ سے پانچ سال بڑی ہے۔ کچھ تو جوڑ ملاتے۔۔۔ یقین کریں میں

کبھی منع نہ کرتا۔ مگر آپ صرف شہاب کی غلطی کو دھونے کے چکر میں ایک بے جوڑ رشتہ بنانا چاہتے ہیں "وہ تھکے

ہوئے انداز میں بولا۔

سعد تم بتاؤ وہ کوئی اس سے بڑی لگتی ہے۔ ارے اتنی کامنی سی تو ہے۔۔۔ تم بلکہ اس سے دس سال بڑے ہی لگتے "

ہو گے "زیبانے واہب کے کسرتی جسم اور لمبے قد کو دیکھتے ہوئے سعد کو بھیج میں گھسیٹا۔

واہب آنٹی غلط نہیں کہہ رہیں "سعد کی بات پر اس نے حیرت سے منہ کھولے اپنے جگری دوست کو دیکھا۔ جو بجائے " اسکے ماں باپ کو سمجھانے کے الٹا اسے سمجھا رہا تھا۔

حیرت اب غصے اور افسوس میں بدل چکی تھی۔

میں آپ سب کو بتا رہا ہوں۔ میں نکاح والے دن گھر سے بھاگ جاؤں گا "اب کی بار وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔ "

ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری "سمیع غرائے۔ "

توڑ دیں۔ اچھا ہے لنگڑے سے شادی کرنے سے وہ خود انکار کر دے گی "واہب نے ہاتھ جھاڑے۔ "

اچھا تو چل میرے ساتھ "سعد سمیع کے غصے کو بہت اچھے سے جانتا تھا۔ کوئی پتہ نہیں تھا نکاح والے دن کی بجائے آج "

ہی واہب کی ٹانگیں توڑ دیتے۔

تو اپنے گھر جا۔۔۔ آیا بڑا میری ہمدردی کرنے "واہب نے ہاتھ جوڑے۔۔۔ "

بالکل ہی بد تہذیب ہو گیا ہے یہ۔۔۔ مروت بھی شہاب کی طرح میری طرف سے۔۔۔ جہاں مرضی منہ مارو "سمیع "

اسکے اس انداز پر سیخ پا ہو گئے۔ غصے سے دھاڑے۔

سعد نے زبردستی اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا۔

اور گھسیٹنے کے سے انداز سے سیڑھیوں تک لے آیا۔

واہب اس سے ہاتھ چھڑاتا دھب دھب کر کے سیڑھیاں چڑھ گیا۔

تم جاؤ میں کچھ کھانے پینے کے لئے لے کر آتی ہوں۔ کل رات سے اس نے بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے "زیبانے سعد "

کو مزید اطلاع دی۔ اور پکن کی طرف بڑھ گئیں۔

سعد بھی تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اسکے کمرے میں آیا۔

واہب اس طرح ہٹ دھرمی اور غصہ دکھانے سے کچھ نہیں ہو گا تھوڑا خود کو ٹھنڈا رکھو "سعد برا پھنسا تھا۔ اسے نہ

سمجھاتا تو اسکے ماں باپ کی نظر میں برا بنتا۔ اور اب جب سمجھا رہا تھا تو واہب کی نظر میں برا بن رہا تھا۔
کیسے ٹھنڈا رکھوں خود کو تم بتاؤ یہ ٹھنڈا رہنے والا وقت ہے۔۔۔ ایسے تو آجکل لڑکیوں کے ساتھ کوئی نہیں کرتا۔ ان سے "بھی پوچھا جاتا ہے رضا مندی لی جاتی ہے پھر جا کر رشتے کی بات چلتی ہے۔ اور میں۔۔۔۔ میں لڑکیوں سے بھی گیا گزرا ہوں۔" واہب کا صدمہ کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔

کمرے میں موجود کافی ٹیبل کے قریب لیدر کی کرسی پر بیٹھا وہ شدید غمزدہ لگ رہا تھا۔
کچھ حل نکالتے ہیں تم یوں دل چھوٹ مت کرو "دوسری کرسی پر سعد بیٹھ گیا۔"
اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ سوائے اسکے کہ میں اس وقت گھر سے غائب ہو جاؤں "وہ انتقامی سوچ رکھے ہوئے تھا۔"
یار تو۔۔۔۔ صبر تو کرو۔ ایک خیال آیا ہے میرے ذہن میں۔۔۔ لیکن تو ٹھنڈا ہو کر سوچے گا تو بتاؤں گا "سعد نے"
ٹھوڑی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ ایک ہاتھ واہب کی بازو پر دھرا تھا۔
بتاؤ "وہ بے زار لہجے میں بولا۔"

ایسے نہیں دماغ ٹھنڈا رکھ "سعد نے پھر سے کہا۔"
اب کیا فریزر میں جا کر بیٹھ جاؤں۔۔۔ یا برف سر پر رکھ لوں۔ ٹھنڈا ہی ہے "وہ کوفت بھرے لہجے میں بولا۔"
سعد کا تہقہ بلند ہوا۔

اچھا اچھا سوری "واہب کے گھورنے پر وہ بمشکل اپنے تہقہ کو روک پایا۔"
تم را دیا سے خود بات کر کے دیکھو۔۔۔ شاید وہ بھی اپنے گھر والوں کی وجہ سے مجبور ہو۔۔۔ "سعد کی بات پر وہ چند لمحوں کے لئے سوچ میں پڑا۔

اور اگر اس نے ابو کو بتا دیا۔ تو بس پھر جو نکاح چن مدد دن بعد ہونا ہے وہ کل ہی ہو جائے گا "کچھ سوچ بچار کے بعد"
واہب نے اس کا آئیڈیا رد کیا۔

یار تم مل لو اس سے میں یہ نہیں کہہ رہا کہ صرف فون پر بات کرو "سعد نے پھر سے اپنی بات پر زور دیا۔"

ویسے لاسٹ ٹائم تم کب ملے تھے اس سے "سعد کی بات پر اس نے ایسا منہ بنایا جیسے منہ میں کوئی کڑوی گولی ہو۔" تو ایسے کہہ رہا ہے جیسے میں تو دن رات اسکے ساتھ بیٹھیں مارتا تھا "سعد کی بات کا رخ وہ کسی اور ہی جانب لے گیا۔" ارے یار۔۔ اتنا سڑا ہوا نہ بن۔۔۔ میرا کہنے کا مطلب ہے۔ کہ میں بھی صرف اسے فرح کی بہن کی حیثیت سے جانتا ہوں مجھے اسکی شخصیت کے بارے میں زیادہ علم نہیں مگر تو تو فیملی میں آتا جاتا ہے تو تجھے اندازہ ہو گا کہ وہ دبوسی لڑکی ہے یا پھر غالب ہونے والی۔ "سعد نے کھل کر بات کی۔

نہیں اتنی کوئی دبو نہیں ہے با اعتماد ہے۔۔ ویسے بھی خود جاب کرتی ہے۔۔ اور فرح تو اس سے چھوٹی ہے۔ دوبار اسکی "منگنی بھی ختم ہو چکی ہے۔ وجہ کیا ہے ہمیں نہیں معلوم" اب کی بار واہب نے کچھ تخیل سے جواب دیا۔ اور اگر یہ لوگ فرح کی وجہ سے مجھ سے رادیا کی شادی کروارہے ہیں تو اسکی تو شادی ہو بھی چکی ہے اور وہ خوش ہے۔" شاید اسکے لئے شہاب بھائی بہتر نہیں تھے۔ مگر میری گھر والے اس انداز میں سوچیں تو تب ہے نا "وہ ایک بار پھر چڑا۔ تم بہر حال اس سے مل کر بات کرو۔ اسکی رائے پتہ کرو۔ اگر وہ با اعتماد ہے تو یقیناً تمہاری اس رشتے کے لئے" ناپسندیدگی دیکھ کر انکار کر دے گی۔ مجھے امید ہے۔۔ "سعد کے مشورے پر اس نے لمحہ بھر اسکی جانب دیکھا۔

جیسے کہہ رہا ہو 'مروائے گا تو نہیں

ٹھیک ہے یہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں۔۔ "واہب نے حامی بھر لی۔ اس کے پاس اسکے علاوہ اور کوئی آپشن بھی نہیں تھی۔

کیونکہ رمضان سے پہلے نکاح اور رخصتی طے ہو چکی تھی۔

"اب اسکے پاس صرف دو ہفتے بچے تھے اپنے لئے ہاتھ پاؤں مارنے کے لئے۔

سعد کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اس نے اگلے دن رادیا کا نمبر ڈائل کیا۔

شومی قسمت دوسری بیل پر اس نے فون پک بھی کر لیا۔

السلام علیکم "نہایت مہذب انداز میں اس نے سلام کیا۔"

وعلیکم سلام میں۔۔۔۔ میں واہب بات کر رہا ہوں "نہ چاہتے ہوئے بھی نجانے وہ کیوں گھبرا یا۔"

جی مجھے پتہ ہے آپکا نمبر پچھلے سات آٹھ سال سے آپکے ہی نام سے سیو ہے "رادیا کا ٹھنڈا ٹھار لہجہ واہب کو جزبز" کر گیا۔

ان سب کے پاس ایک دوسرے کے نمبرز موجود تھے۔ لہذا گھبراہٹ میں اپنا نام بتا کر اس نے انہائی بے وقوفی کا ثبوت دیا تھا۔

مجھے پتہ ہے۔۔۔ مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے اور اس کے لئے مجھے کہیں باہر ملنا ہے "واہب کو فٹ زدہ" لہجے میں اصل بات کی جانب آیا۔

رادیا نے کچھ چونک کر موبائل کان سے ہٹا کر ایسے موبائل کو دیکھا جیسے موبائل سے اسکی تصویر نظر آرہی ہے۔

ملنے کی کوئی خاص وجہ؟ "اس کے سوال پر وہ چڑا۔"

ہاں آپ سے اسٹاک ایکسیجمن کی ابتری کے متعلق بات کرنی ہے "واہب کی بات پر وہ ہولے سے مسکرائی۔"

اتنی سیر حاصل گفتگو آپ میرے گھر آکر بھی کر سکتے ہیں "کچھ کچھ وجہ تو اسے سمجھ آگئی تھی۔ مگر جان کر اسے چڑا" رہی تھی۔

اتنی بچی نہیں آپ کہ میرے اور اپنے متعلق ہمارے گھروں میں گردش کرنے والی خبروں سے انجان ہوں۔ اسی "سلسلے میں آپ سے کچھ بات کرنی ہے" واہب اسکی اور اپنی شادی کے الفاظ زبان پر نہیں لانا چاہتا تھا اسی لئے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔

اسکے متعلق ہمارے پرنٹس بات کر چکے ہیں۔ مجھے مزید کوئی بات نہیں کرنی "پتہ نہیں کیوں مگر واہب کے لہجے سے "اسے شک ہو گیا تھا کہ وہ اس رشتے سے خوش نہیں لگ رہا۔ خوش تو وہ بھی نہیں تھی۔ اپنے سے پانچ سال چھوٹے لڑکے سے شادی کرنا اسکے لئے خوش ہونے کا مقام نہیں تھا۔

مگر مجھے کرنی ہے اور آپ ہی سے بات کرنی ہے۔۔۔ ورنہ نکاح والے دن میں کیا کچھ کر جاؤں اسکی گارنٹی نہیں دے " سکتا " اب کی بار اس نے صاف صاف لفظوں میں جو کچھ کہا رادیا چند پل فق چہرہ لئے سنتی رہی۔
تو بہتر ہے کہ آپ کل مجھ سے مل لیں۔ جگہ اور وقت کا تعین آپ خود کر لیں۔۔۔ مجھے میسج کر دینا میں آ جاؤں گا۔ اور یہ " کل کے ہی دن میں ہونا چاہیئے " رنید کا سرد لہجہ رادیا کو بے حد کھلا۔
اسکی اگلی بات سنے بناواہب نے فون بند کر دیا۔

کچھ سوچ کر اس نے ایک ریسٹورنٹ کا نام اسے سینڈ کیا جو اسکے اور واہب کے گھر کے درمیان ہی پڑتا تھا۔
یہ وہی جانتی تھی کہ لڑکی ہو کر بھی اس نے اس رشتے کے نہ ہونے کے لئے کتنا اوایلا کیا تھا مگر اسکی کوئی سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔

اسی لئے اب وہ خاموش ہو گئی تھی۔ ماں باپ نے رو کر اسے اموشنلی بلیک میل کر ہی لیا تھا۔
یہ نہیں تھا کہ وہ کوئی دبو قسم کی لڑکی تھی۔ اس کی اپنی بوتیک تھی۔ جو وہ بہت کامیابی سے چلا رہی تھی۔ اپنا کھاتی کماتی تھی۔ مگر شادی کے فیصلے پر وہ مکمل طور پر ماں باپ پر ہی ڈپینڈ کرتی تھی اب۔
ایک بار اپنی پسند سے ایک لڑکے سے منگنی ہوئی۔ مگر وہ منگنی توڑ کر کہیں اور نکل گیا۔ دوسری بار ماں باپ کی مرضی سے کی وہ بھی ٹوٹ گئی۔

اور اب پھر وہ اس بندھن میں بندھ رہی تھی۔ مگر اب کی بار انہوں نے منگنی کی بجائے ڈائریکٹ شادی کو ترجیح دی تھی۔ نجانے اسکی قسمت ایسی کیوں تھی۔ حالانکہ کے کسی چیز کی کمی نہیں تھی اس میں اچھا قد کاٹھ، پیاری شکل و صورت مگر قسمت اچھی نہیں تھی۔

اپنی سے بڑی بہن کی منگنی کبھی واہب کے ہی بھائی سے ہوئی تھی مگر وہ باہر جا کر شادی کر چکا تھا۔
اسی کا ازالہ کرنے کے لئے اب اسکے ماں باپ چھوٹے بیٹے کا رشتہ لے آئے تھے۔ رادیا کو واہب کے ساتھ ہونے والی اس زیادتی سے کوئی خوشی نہیں تھی۔

وہ اسے ہمیشہ ایک چھوٹے بھائی اور دوست کی طرح ٹریٹ کرتی تھی۔ مگر وہ بھی مجبور تھی۔ جانتی تھی جہاں کہیں بات چلے گی کچھ عرصے بعد ختم ہو جائے گی۔

سمیع اور زیبا اس کو ہر حال میں اپنانے کو تیار تھے۔

اسی لئے اسکے ماں باپ نے بھی مطمئن اور کچھ مجبور ہو کر اسکی بات واہب کے ساتھ طے کر دی تھی۔

اگلے دن وہ دونوں رادیا کے مقرر کردہ ریسٹورنٹ میں ایک دوسرے کے روبرو بیٹھے تھے۔

واہب نے نظروں کو بار بار باور کروایا کہ جو سامنے ہے وہ پانچ بڑی ہے۔

مگر دل تھا کہ رادیا کی بھولی سی من موہنی صورت کو دیکھ کر اسکی ماننے سے انکاری تھا۔

رادیا خاموشی سے اسے نظر انداز کیئے ادھر ادھر لوگوں کو دیکھنے میں ایسے مصروف تھی جیسے وہ آئی ہی یہاں اس کام پر ہے۔

واہب کو اپنا نظر انداز کیا جانا کھل رہا تھا۔

ہم "آخر اسے گلا کھنکھارنا پڑا۔"

رادیا نے ایک اچھٹی نگاہ اس پر ڈالی۔

دیکھیں۔۔۔ آپ کا اور میرا کسی بھی طرح میچ نہیں بنتا۔۔۔ ضروری نہیں کہ ماضی میں بھائی نے جو کچھ کیا اسکا کفارہ"

ادا کرنے کے لئے ہمیں قربانی کا بکرا بنایا جائے "واہب دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے۔ انگلیاں آپس میں پھنسائے سوچ

سوچ کر بول رہا تھا۔

گا ہے بگا ہے نگاہ اٹھا کر اسکے بے پرواہ چہرے پر بھی ڈال دیتا تھا۔

پھر "واہب کے رکتے ہی وہ ایسے بولی جیسے وہ اسے کوئی خبر یا کہانی سنارہا ہے۔ واہب نے اب کی بار تنی ہوئی نظریں"

اسکے ہو کیرز جیسے ایٹی ٹیوڈ پر ڈالیں۔

پھر کا کیا مطلب ہے۔ "وہ کڑک لہجے میں بولا۔"

یہ سب آپ کے خیالات ہیں۔ جبکہ میرے خیالات بالکل مختلف ہیں۔۔ میرے لئے میرے ماں باپ کی زبان اور "مرضی سے بڑھ کر کچھ نہیں" را دیانے قسیت بھرے لہجے میں کہہ کر اسکا انکار کرنے کا ہر جواز رد کیا۔ اور اپنے لہجے سے باور کروایا کہ وہ اسکا ساتھ نہیں دے گی۔

مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں کہ وہ کس سے میری شادی کرواتے ہیں۔ وہ چاہے آپ ہوں یا کوئی اور۔۔ آپ کو کوئی مسئلہ ہے تو اپنے پیرنٹس کو انکار کریں۔ مجھے یہ سب سنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے "وہ پھر سے بے لچک لہجے میں اسکی آخری امید کو بھی روندتے ہوئے بولی۔

آپ بڑی ہیں مجھ سے ایک دو نہیں پورے پانچ سال۔۔ سوچیں لوگ کیا کہیں گے۔۔ "واہب نے اسے اموشنلی بلیک میل کرنا چاہا۔

اسی اثناء میں ویٹر انکے قریب مینیو کارڈ رکھنے آیا۔

سنو بھائی "را دیانے یکدم اس ویٹر کو مخاطب کیا۔"

جی میم "وہ مودب ہو کر کھڑا ہو گیا۔"

ہم دونوں میں سے تمہیں کون بڑا اور کون چھوٹا لگتا ہے "جس سنجیدگی سے اس نے سوال کیا ویٹر تو ویٹر واہب اسکی جرات پر بھونچکا رہ گیا۔

کیا بکواس ہے یہ "واہب یکدم آہستہ آواز میں غرایا۔"

نہیں پوچھنے میں حرج نہیں "وہ کندھے اچکا کر بڑے آرام سے بولی۔"

جاؤ یا ر آپ۔۔۔ ان کا دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے "واہب نے دانت کچکچا کر اسکی معصوم صورت کو دیکھا۔"

ویٹر بیچارہ پریشان صورت لئے واپس چلا گیا۔

کیا حرکت تھی یہ "اب وہ غصے سے ایک نظر جاتے ہوئے ویٹر اور ایک نظر را دیار ڈال کر بولا جو پر سکون چہرہ لئے"

کندھے اچکا کر اسکی جانب دیکھنے لگی۔

آپ ہی نے تو کہا تھا کہ لوگ کیا کہیں گے۔ میں نے سوچا آج ہی یہ معاملہ بھی کلیئر کر لیں کہ لوگ ہمارے بارے "

میں کیا کہتے ہیں "مزے سے واہب کے چھکے چھڑاتی وہ معصومیت بھرے لہجے میں بولی۔

واہب کو اسکی یہ خود اعتمادی انتہائی خطرناک لگی۔

میں آپ کو ایک نارمل رشتہ نہیں دے پاؤں گا "اب کی بار وہ ٹھنڈی سانس بھر کر اپنے اعصاب کو نارمل رکھتے ہوئے "

بولا۔ نہیں تو کچھ دیر پہلے رادیا کی حرکت پر اسکے اعصاب شدید تن چکے تھے۔

مجھے ایسی کوئی خواہش نہیں "رادیا کا لہجہ اسے عجیب سا لگا۔ "

تو پھر بہتر نہیں کہ اس رشتے کو بننے ہی نہ دیا جائے "اس نے پھر سے رادیا کو ٹریپ کرنے کی کوشش کی۔ "

جس طرح آپ اپنے پیرنٹس کے آگے مجبور ہیں میں بھی اتنی ہی یا شاید اس سے زیادہ مجبور ہوں۔ اور وائز آپ کوئی "

ایسے ٹام کروڑ نہیں کہ میں آپ سے شادی کے لئے مری جاؤں "اب کی بار رادیا نے اسے آئینہ دکھایا۔

اسکی بات پر واہب کے نقوش پھر سے تن گئے۔

میں بالکل بھی آپ کو خوش نہیں رکھوں گا "اب اس نے رادیا کو ڈرانا چاہا۔ "

میں اپنی خوشی کو کبھی لوگوں سے منسلک کرتی بھی نہیں۔ میری ہر خوشی کا مرکز میری اپنی ذات ہوتی ہے مجھے "

دوسروں سے کبھی خود کو خوش رکھنے کی خواہش رہی بھی نہیں "اس نے پھر سے بے چک لہجے میں کہا۔

یہ شادی کر کے آپ بہت پچھتائیں گی "وہ پھر سے دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔ "

وہ استہزائیہ انداز میں ایسے ہنسی جیسے اسے کوئی فرق نہ پڑتا ہو۔

وہ غصے سے اپنی گاڑی کی چابی اٹھا کر تن فن کرتا ریسیٹورینٹ سے نکل کھڑا ہوا۔

اور پھر واہب کا ہر احتجاج دم توڑ گیا۔ مگر اب اسکے اندر ایک انتقام کی آگ بھڑک چکی تھی۔ کسی اور سے تو نہیں ہاں وہ

رادیا سے یہ انتقام ضرور لینا چاہتا تھا۔

کیا تھا اگر وہ ذرا سا اس کا ساتھ دے دیتی۔ جب دونوں کو ہی ایک دوسرے کا ساتھ منظور نہ ہوتا تو انکے والدین خود ہی کچھ اور سوچتے۔

مگر اس نے جس طرح واہب کو ہری جھنڈی دکھائی وہ اسے طیش دلا گیا۔

اب دیکھو تمہاری زندگی واقعی عذاب نہ بنائی تو کہنا "مہندی کے دن تیار ہوتے وہ آئینے میں اس کے عکس سے مخاطب" ہوا۔ نکاح دن میں ہی ہو چکا تھا۔

لہذا اس وقت انکی کمبائن مہندی کی رسم واہب کے گھر کے قریب مار کی میں انجام پانی تھی۔

سب پہنچ چکے تھے۔ واہب جان بوجھ کر لیٹ کر رہا تھا۔

بس کر دے تیری بیوی بھی وہاں پہنچ چکی ہے اور تو ہے کہ تیری تیاری ہی ختم نہیں ہونے میں آرہیں "سعد کمرے" میں آتے ہوئے اسے اچھی خاصی جھاڑ پلا گیا۔

ہاں تو انتظار کرنے دو سب کو۔۔۔ "وہ خود کو خوشبوؤں میں بساتا بے نیازی سے بولا۔ "

کیا سوچے ہوئے ہو "سعد نے کھوجتی نظروں سے اس کے انداز دیکھے۔ "

کچھ بھی نہیں "وہ ہی بے نیاز انداز۔ یہ پہلی بار تھا جب وہ سعد سے اپنے خیالات۔۔۔ حتیٰ کے اپنے جذبات اور آگے کا "لائحہ عمل تک چھپا رہا تھا۔

اپنے جان سے پیارے دوست کے ساتھیوں اپنا آپ چھپانا اسکے لئے مشکل تھا مگر وہ یہ مشکل کام انجام دینا چاہتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ بھی سب کے ہمراہ مہندی کی رسم کے لئے مار کی میں پہنچ چکا تھا۔

دونوں کو باری باری سب کزنز کے جھر مٹ مین اسٹیج تک لایا گیا۔

ہر جانب گیندے اور مختلف رنگوں کے پھولوں کا میلہ سا لگا ہوا تھا۔

پریل، گرین، شاکنگ پینک اور بلورنگوں کے امتزاج کا لہنگا اور اس پر شارٹ شرٹ پہنے دوپٹے کو خوبصورتی سے سر پر

سجائے ہلکے میک اپ کے نام پر صرف لپ گلوں اور لائزر لگائے آنکھیں جھکائے وہ واہب کے ساتھ بیٹھی اسکی حیات

اپنی جانب کھینچنے میں پوری طرح کامیاب ہو چکی تھی۔

اور اسی وجہ سے واہب شدید جھنجھلاہٹ کا شکار تھا۔

رشتے کی ایک آنٹی نے واہب کو ہتھیلی سیدھی کرنے کا کہا۔

واہب نے سڑے دل سے ہتھیلی سیدھی کی۔

رادیو ٹیٹم بھی اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی اسکے ہاتھ پر رکھو "ان کے حکم پر وہ دونوں بوکھلا کر رہ گئے۔

یہ تو الگ الگ نہیں رکھتے "واہب نے اپنے لہجے کو حتی المقدور تلخ ہونے سے روکتے لہجے میں عام سناٹا شہید کرنے کی کوشش کی۔

ارے بھی نہیں "وہ اسکی بات ہوا میں اڑا کر رادیا کا ہاتھ خود سے سیدھا کرے واہب کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے بولیں۔

پھر پان کا بڑا سا پتار ادیا کی ہتھیلی پر رکھا۔

واہب کا کوفت سے برا حال تھا۔

رادیا کی پیشانی پر بھی پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔

کسی خوش فہمی میں مت رہنا۔ مجھے ان واہیات حرکتوں سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا "رادیا کو ٹشو سے ماتھا صاف کرتے دیکھ کر وہ اسے جتائے بغیر نہیں رہ سکا۔

مجھے ایسی کوئی خوش فہمی ہے بھی نہیں۔ آپ اپنی یہ غلط فہمی دور کر لیں "چند لمحوں میں اپنا اعتماد بحال کرتی وہ اسے "ٹیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

باری باری سب نے انہیں مٹھائی کھلائی اور مہندی لگائی۔

اس سے فارغ ہو کر سب کزنز نے اپنے اپنے تیار کئے ہوئے ڈانس کئے۔

رادیا مسلسل تالیاں اور شور مچا کر ان سب کو بک اپ کر رہی تھی۔

ایک دو بار تالیاں بجاتے اسکی کہنی واہب کے بازو سے لگی۔

مسئلہ کیا ہے۔۔ اتنا شوق چڑھ رہا ہے تو خود بھی ڈانس کر لو۔۔ پورا صوفہ ہلانے جا رہی ہو "اسکے کانوں کے ہلتے" جھمکوں سے بمشکل نظریں چھڑا کر وہ آہستہ آواز میں غرایا۔

میری مہندی۔۔ میری شادی۔۔ میری مرضی۔۔ میں روؤں یا فل انجوائے کروں "مزے سے اسے جواب دے کر" وہ پھر سامنے دیکھنے لگی۔

واہب نے تیکھے چتونوں سے اسکے انداز دیکھے۔

اسے بیوی کے روپ میں ایسی لڑکی چاہیے تھی جو اسکی ایک نظر سے پگھلنے والی چھوئی ہوئی ہو۔۔ یوں پٹر پٹر جواب دینے والی لڑکیوں سے اسے سخت چڑھتی تھی۔

مگر ستم ظریفی کے اللہ نے ایسا نایاب شاہکار اسکی قسمت میں لکھا تھا۔ کچھ اسے یہ کلک تھا کہ وہ اپنے بڑے ہونے کی وجہ سے اسکے رعب میں آنے کی بجائے اسے اپنے رعب میں رکھے گی اور یہی بات اسکی چڑکا باعث تھی جو سچ ثابت ہوتی لگ رہی تھی۔

وہ اسکی کسی بے زاری کو خاطر میں ہی نہیں لارہی تھی۔

واہب نے غصے سے پہلو بدلا۔

اوکے گاؤں ناؤ گیٹ ریڈی ٹو گیو آ بگ ہینڈ ٹو آو برائیڈ "مائیک پر ڈی جے کے اناؤنس کرنے پر واہب نے کچھ الجھ کر رادیا" کی جانب دیکھا۔

جو مسکراتے ہوئے تالیوں کے شور میں ڈانس فلور پر پہنچ چکی تھی۔

واہب کی آنکھوں میں حیرت صد حیرت تھی۔

رادیا نے کسی قدر جتنی نظروں سے اسکی حیران نظروں میں دیکھا۔

تھوڑی دیر بعد اسٹیریو پر جو گانا بجا شروع ہوا رادیا انگ انگ اسکے ساتھ محور قص تھا۔

سنیاں چھیر دیوے

نند چٹکی لیوے

سسرال گیندا پھول

ساس گالی دیوے

دیور سمجھا دیوے

"سسرال گیندا پھول

سب دم بخود اسے دیکھ رہے تھے۔ ہولے ہولے ڈانس کرتی وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ واہب کو اپنا سوچا گیا ہر منصوبہ اس لمحے فیل ہوتا ہوا لگا۔

کسی مورتی کی طرح وہ ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی۔

گانا ختم ہوتے ہی سب نے خوب تالیاں اور شور مچا کر اسے داد و تحسین سے نوازا۔

وہ مسکراتی ہوئی واپس واہب کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

لگتا ہے کچھ زیادہ ہی خوشی چڑھ گئی ہے اس شادی کی "رادیا کے بیٹھتے ساتھ ہی اس نے طنز کیا۔ "

شادی زندگی میں ایک ہی بار ہوتی ہے چاہے اپنے من پسند بندے سے ہو چاہے نہ ہو۔۔ اسی لئے اسے پوری طرح "

انجوائے کرنا چاہیئے۔ سڑ کر بھی کیا مل جائے گا " وہ مزے سے اس پر چوٹ کر گئی۔

واہب دل میں اس حسینہ عالم کے طنز پر تمللا کر رہ گیا۔ وہ کسی بھی طرح اسکے رعب میں نہیں آرہی تھی۔

اگلا دن بھی آگیا جب وہ پور پور سچ کر ایک ان چاہے رشتے کو نبھانے چل پڑی۔

رخصتی کے بعد مختلف رسموں سے فارغ ہو کر رادیا کو اسکے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔

پھولوں سے سجے کمرے میں بیڈ پر رادیا کو بٹھا کر واہب کی کزنز چلی گئیں

رادیا کا کبھی بھی ان کے گھر میں اتنا آنا جانا نہیں رہا تھا۔

اسی لئے وہ پہلی بار واہب کا کمرہ دیکھ رہی تھی۔

کمرے میں جا بجا گلاب اور ٹیولپ کی پتیاں بکھرائی ہوئی تھیں۔

کچھ کچھ فاصلے پر جا بجا انہی دونوں پھولوں سے دل کی شپ بنائی ہوئی تھی۔

بیڈ کے دائیں جانب تھوڑے فاصلے پر صوفے اور خوبصورت سی سینٹر ٹیبل رکھی گئی تھی۔ اسکے آگے گلاس وال پردہ پر پردوں کی تہہ تھی۔

بیڈ کے بائیں جانب ڈریسنگ موجود تھی۔

بالکل سامنے بیڈ کے آگے کاؤچ اور اسکے سامنے دیوار پر ایل ای ڈی اور نیچے اسی کاریک موجود تھا۔ کمرہ بے حد کشادہ تھا۔ ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ہی بائیں جانب مڑتے ہوئے چھوٹا سا کاریڈور جسکے دائیں جانب وارڈروب اور سامنے واش روم کا دروازہ تھا۔

رادیا بیڈ پر بیٹھی ایک ایک چیز کا معائنہ کر رہی تھی۔

سائیڈ ٹیبل پر ایک جانب لیمپ اور ایک پر واہب کی تصویر تھی۔

بلاشبہ وہ بے حد وجیہ تھا۔

رادیا کا دل ایک لمحے کو اسکی مسکراتی تصویر دیکھ کر دھڑکا۔ گھنیرے بال۔ گہری کالی آنکھوں پر گھنیری پلکیں سایہ فگن تھیں۔ چوڑی روشن پیشانی۔ ستواں ناک اور تیکھے نقوش کلین شیو میں بھی وہ غضب ڈھاتا تھا اور ہلکی سی شیو کے ساتھ تو بات ہی اور تھی۔

وہ تصویر یقیناً اسکی طالب علمی کے دور کی تھی۔ کیونکہ اب اس نے ہلکی سی خوبصورت سی شیو رکھی ہوئی تھی۔

دراز قد واہب کے سامنے سمارٹ سی رادیا اپنی من موہنی صورت اور درمیانے قد کے ساتھ چھوئی موئی ہی لگتی تھی۔

رادیا کا ارادہ نہیں تھا اسکیاں انتظار کرنے کا کیونکہ کل سے آج تک وہ اپنے ہر ہر انداز سے اپنی ناپسندیدگی اس پر پوری طرح واضح کر چکا تھا۔

مگر پھر دل میں آیا کہ وہ یہی سوچ رہا ہو گا کہ اتنی واضح ناپسندیدگی کے بعد وہ بھی اسے منہ توڑ جواب دے گی اور اسکا انتظار نہیں کرے گی۔ اس طرح اس کا مقصد پورا ہو گا۔

اور رادیا کا اس کا مقصد پورا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ کیونکہ اسٹیج پر چڑھنے سے لے کر گھر آنے تک جس طرح وہ اسکے معاملے میں بیزاری دکھاتا رہا اور جیسے زیبا اسے کور کرتی رہیں رادیا کو اپنی انسلٹ محسوس ہوئی۔

اس نے بھی دل میں سوچ لیا کہ اگر وہ اسکے ساتھ برا کرے گا تو وہ اس سے زیادہ اب اسکے ساتھ برا کرے گی۔ زندگی اگر ایسے ہی گزرنی ہے تو ایسے ہی صحیح۔

بس اسے یہ اطمینان تھا کہ اسکے ماں باپ اسکی رخصتی کر کے چین کی نیند سوئیں گے۔ اب اسے اپنی زندگی کے سبھی فیصلے خود کرنے تھے۔

اب تک تو وہ ان پر انحصار کئے ہوئے تھی اب اور نہیں۔

انہی سوچوں میں مصروف وہ وہیں بیٹھی تھی جہاں واہب کی کزنز اسے بٹھا کر گی تھیں۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلنے اور زوردار آواز میں بند ہونے کی آواز آئی۔

مگر رادیا اس دھماکے پر بھی ٹس سے مس نہ ہوئی۔

مزے سے ایک تکلیف پیچھے بیڈ کے ساتھ لگائے اس پر کمر لگائے۔ موبائل ہاتھ میں لئے فیس بک اور واٹس ایپ چیک کرنے میں مگن تھی۔

واہب نے اسکا یہ بے نیاز مگر کسی قدر قاتل روپ دیکھا تو جی جان سے جل گیا۔

اسے امید تھی کہ اسکی بے زاری کے سبب وہ اپنا حلیہ بدل چکی ہو گی۔

مگر وہ اپنی حشر سامانیاں لئے بیڈ پر مزے سے بیٹھی اس کا امتحان لے رہی تھی۔

وہ خود کو اس ساحرہ کے سحر سے بچانے کی بھرپور تگ و دو کر رہا تھا اور وہ تھی کہ اسکی آزمائش بڑھا رہی تھی۔

غصے سے شیر وانی اور کلمہ بیڈ پر اسکے پاؤں کے پاس پھینکنے کے انداز میں اچھالا۔

رادیا نے تیکھی نظروں سے اسکے انداز دیکھے جواب اسکے دوسری جانب موجود سائیڈ ٹیبل پر جھکا کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔
تھوڑی دیر بعد ایک پیپر اور قلم لئے وہ اسکی جانب بڑھا۔ اسکے دوسری جانب بیٹھتے غصے سے رادیا کے سچے سنورے
روپ کو دیکھا۔

رادیا اسکے انہماک پر بھی اسکی جانب متوجہ نہیں ہوئی مزے سے موبائل پر ٹائپنگ کا کام جاری تھا۔
کس خوش فہمی میں آپ یوں ابھی تک بیٹھی ہیں "آخرا سے رادیا کو متوجہ کرنا پڑا۔"
آپکی یہ غلط فہمی دور کرنے کے میں آپکے لئے یہاں بیٹھی ہوں۔ مجھے اپنی سیلفز لینی تھیں۔ اسی لئے میں یہاں ابھی "
تک بیٹھی ہوں۔۔ کیونکہ میری اطلاع کے مطابق اب میں بھی اس بیڈروم کی مالک ہوں۔ تو میری مرضی میں جتنی
دیر اور جیسے بھی یہاں بیٹھوں "اسکی جانب نظر اٹھاتے مزے سے اسے ترکی بہ ترکی جواب دے کر اسکے اندر مزید
آگ بڑھکاتی وہ اس لمحے واہب کو کسی زہر سے کم نہیں لگی۔

میری طرف سے پوری رات ایسے ہی بیٹھو۔۔ مجھے کیا۔۔۔ مجھے اس پر سائن چاہئیں "وہ تلملا کر بولا۔"
رادیا نے اسکے ہاتھ سے پیپر لے کر ایک نظر دیکھا۔ وہ اجازت نامہ تھا دوسری شادی کا۔
اسکے چہرے پر سایہ لہرایا۔ اسکے وہم و گمان مین نہیں تھا کہ اسے شادی کی پہلی رات یہ تحفہ ملے گا۔
یہ آپکی منہ دکھائی اور میری آزادی کا پروانہ۔ "اسے خاموش دیکھ کر واہب نے دل جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر "
لاتے ہوئے اس پر چوٹ کی۔

اس نے ایک گہری سانس لے کر پین کے لئے ہاتھ اسکی جانب بڑھایا۔
اب کی بار حیران ہونے کی باری واہب کی تھی۔ وہ سمجھ رہا تھا وہ اوویلا کرے گی۔ روئے گی کہ ایسا مت کرو مگر اسکا
پر سکون چہرہ اسے اور بھی غصہ دلا گیا۔

پین دیں۔۔۔۔ "جب اس نے کچھ دیر پین اسکی جانب نہیں بڑھایا تب رادیا نے اپنی پر سکون نگاہیں اسکی جانب کیں۔"
واہب نے خاموشی سے پین اسے دیا۔

رادیا نے تیزی سے سائن کئے۔

بس اتنی سی بات "بڑے سکون سے اس نے پیپر واپس کرتے چہرے پر دلکش مسکراہٹ سجائے اسکی جانب دیکھا۔" واہب نے جھپٹنے والے انداز میں پیپر واپس لئے۔ وہ کیوں اتنی پرسکون تھی۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔ رادیا اب کی بار مزے سے کچھ گنگنائی ڈریسنگ کے پاس آئی اپنی جیولری اتار کر سلیپتے سے رکھی۔ آئینے میں نظر آتے واہب کے عکس کو دیکھا جواب بھی حیران پریشان سا بیٹھا تھا۔ پھر وہی پیپر زرد راز میں پھینکنے والے انداز میں ڈال کر دھپ دھپ کرتا وارڈروب سے کپڑے نکال کر واش روم کی جانب بڑھ گیا۔ اپنی ناقدری پر ایک آنسو رادیا کی آنکھوں کے گوشے پر ٹھہرا جسے بے دردی سے اس نے صاف کر کے خود کو مضبوط بنایا۔

جو بھی تھا آخر تو وہ ایک لڑکی تھی۔ نرم گداز دل رکھنے والی۔۔ جس کی چند خواہشات بھی تھیں۔ مگر واہب نے جس طرح اسکی ذات کی نفی کی تھی وہ اسکی خواہشوں تک کیسے رسائی حاصل کرتا۔ جیسے ہی واہب باہر آیا۔ رادیا اپنی چیزیں سمیٹ کر کپڑے لئے واش روم میں بند ہو چکی تھی۔ باہر آئی تو وہ مزے سے بیڈ پر لیٹا تھا کمرے کی لائٹس آف ہو چکی تھیں۔ رادیا بھی آہستہ سے چلتی ہوئی بیڈ کے دوسری جانب بیٹھی۔ یہاں ہر گز نہیں سوئیں گی آپ "وہ غصے میں پھر سے بھڑکا۔" میں پہلے بھی آپکو باور کروا چکی ہوں کہ یہ کمرہ اب میرا بھی ہے۔ فضول میں سینٹی ہو کر میرا دماغ خراب مت " کریں "مزے سے اسکے غصے کی پرواہ کئے بغیر وہ تکیہ درست کر کے لیٹ چکی تھی۔ وہ بھنا کراٹھا۔۔۔

ادھر صوفے پر لیٹو۔۔ چلو "بے دردی سے اس کا کندھا ہلا کر کہا۔"

اب کی بار وہ بھی غصے میں اٹھی

میرا خیال ہے اب میں آنٹی اور انکل کے کمرے میں ہی سوتی ہوں "دوپٹہ اپنے کندھوں پر درست کرتی وہ اٹھی۔"

فصول کا ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں میں آپ کو پہلے ہی اپنی ناپسندیدگی سے آگاہ کر چکا تھا۔ پھر یہ سب یوں نارمل "انداز میں آپ کیسے لے سکتی ہو" اب اس نے اپنا اصل مسئلہ بیان کیا تھا۔

اوہ۔۔۔ مگر میں نے بھی آپ کو بتایا تھا کہ یہ ناپسندیدگی آپ کی جانب سے ہے مجھے اپنے ماں باپ کی بات کا مان رکھنا تھا "سور کھا۔ اپنے مسئلے کا حل اب آپ خود ہی ڈھونڈیں "کندھے اچکاتی وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھی۔

دوسری شادی کی بھی اجازت دے دی ہے اور کیا چاہیے آپ کو "سردوبارہ تکیے پر رکھا۔"

آپ کی موجودگی مجھے اس کمرے میں برداشت نہیں "وہ پھر اسے آرام سے لیٹتے دیکھ کر بولا۔"

صبح آنٹی اور انکل کے سامنے یہ مسئلہ رکھوں گی۔ وہ آپ کو بتادیں گے کہ کیا کرنا ہے "اس نے پھر واہب کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا۔

"وہ سمجھ جاتے تو بات ہی کیا تھی"

خیر مجھے کیا جہاں مرضی لیٹو۔ آپ کا وجود میرے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا "غصے میں کروٹ لیتے پھر سے اس کی انسلٹ کی۔

جب میرا وجود کوئی معنی نہیں رکھتا پھر جہاں بھی لیٹوں آپ کو کوئی ایشو نہیں ہونا چاہئے۔۔۔ نیند پوری کریں تاکہ کل "سے پھر طنز کے تیر سیدھے کر سکیں "وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔ مزے سے اسے جواب دے کر منہ دوسری جانب کیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

یہ اطمینان بہت تھا کہ انکل آنٹی اسکے ساتھ تھے۔ جو بھی کر لے واہب اسے اس کی حیثیت سے ہٹا نہیں سکتا۔ یہی اطمینان اسے پرسکون نیند میں لے گیا۔

جبکہ دوسری جانب اپنی نفرت انڈیل کر بھی واہب بے سکون اور بے چین تھا۔

شادی کے ہنگامے سرد پڑتے ہی ولیمے سے اگلے دن ہی دعوتوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔
واہب کو شدید کوفت ہوتی تھی سب کے سامنے ایک اچھے شادی شدہ جوڑے کا منظر پیش کرتے ہوئے۔
اس دن بھی وہ چاروں کہیں جانے کو تیار تھے۔ واہب نے چوتھے دن سے ہی آفس دوبارہ سے جوائن کر لیا تھا۔ حالانکہ
زیبا نے کافی شور مچایا۔

شادی کہی تھی آپ نے کر لی۔ اب اس ایک رشتے کو اپنی ہر مصروفیت پر فوقیت نہیں دے سکتا "زیبا کو جیسے ہی معلوم"
ہوا کہ وہ صبح سے آفس جا رہا ہے انہوں نے اپنے کمرے میں اسے طلب کیا۔
وہ جھنجھلائے انداز میں انکے سامنے بیٹھا انکے سوالوں کے جواب دے رہا تھا۔
واہب۔ اتنی پیاری تو ہے وہ۔۔۔ تم پھر بھی اسکے ساتھ خوش نہیں "شادی کے دوران وہ یہی سمجھ رہی تھیں کہ ابھی"
غصے میں ہے۔ بیوی کے ساتھ چند دن گزارے گا تو ٹھیک ہو جائے گا۔

صرف خوبصورتی کسی ازدواجی زندگی کی کامیابی کا راز ہوتی تو کسی خوبصورت لڑکی کو کبھی طلاق نہ ملتی "اسکی خطرناک"
حد تک کہی جانے والی سنجیدہ بات پر ان کا دل دہل کر رہ گیا۔

کیا کرنے والے ہو تم "انہوں نے دہشت سے اسکی آنکھوں کی سنجیدگی کو دیکھا۔"
بے فکر رہیں طلاق نہیں دوں گا۔ مگر ہر وقت اسے اپنے سامنے بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کم از کم آفس جا کر تو اس"
عمر رسیدہ خاتون سے جان چھوٹے گی "وہ نفرت سے بولا۔

واہب۔۔۔۔۔ اس طرح مت کرو بیٹا اسے سمجھو وہ بہت اچھی بچی ہے "انہوں نے پھر سے محبت سے اس کا ہاتھ تھام"
کر اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

بچی نہیں ہے وہ۔۔۔ مجھ سے پانچ سال چھوٹی نہیں۔۔۔ پانچ سال بڑی ہے۔ بھائی کے کئے کی سزا مجھے ملنی تھی مل گئی۔"
اب کہیں تو اپنی مرضی کی زندگی گزارنے دیں "وہ غصے میں ان کا ہاتھ جھٹک کر کمرے سے نکل گیا۔
آفس سے واپسی پر وہ جان بوجھ کر جم آگیا۔ وہ چاہتا تھا جتنا وقت اسے میسر ہے وہ گھر سے باہر گزارے۔

جم میں داخل ہوا تو سب نے اسے مبارکباد دی۔

بے دلی سے چہرے پر مسکراہٹ سجائے سب کی مبارک وصول کی۔

پھر اپنے جم پارٹنر کی جانب بڑھا۔

کیسے ہو بھی۔ سنا ہے بھابھی بڑی ہیں تم سے "اس نے سرسری سا سوال کیا جو واہب کو کسی تازیانے کی طرح لگا۔ "

ہم "صرف ہم پر اکتفا کیا۔ راڈیو میٹس لگانے لگا۔ "

دھیان رکھنا۔ بڑی عمر کی لڑکیاں کبھی رعب میں نہیں آتیں۔ بلکہ شوہر کو نہ صرف بچوں بلکہ غلام کی طرح ٹریٹ "

کرتی ہیں "وہ مزید آگ بھڑکا کر اپنے کام میں مصروف ہو چکا تھا۔

اسکی بات پر واہب کو رادیا کا رویہ یاد آیا۔ وہ واقعی اسکی کسی بات کو خاطر میں نہیں لاتی تھی۔

ویٹ اٹھانے مشکل ہو گئے۔

کیا ہوا ہے "اسے واپس ویٹ رکھتے دیکھ کر کوچ اسکے قریب آیا۔ "

پتہ نہیں شاید ایک ہفتے کا گیپ دیا ہے نا اسی لئے کچھ ٹیمپو نہیں بن رہا "وہ نظریں نیچی کئے بولا۔ "

ارے یار تو کم سے سٹارٹ کرنا۔۔۔ "وہ اسکا کندھا تھپتھا کر چلا گیا۔ "

اسکے بعد بھی آدھا گھنٹہ بمشکل واہب جم میں گزار سکا۔

دماغ بالکل بھی ساتھ دینے سے انکاری تھا۔

غصے سے واپسی کے لئے نکل کھڑا ہوا۔

وائے قسمت۔۔۔ بیڈروم میں پہنچا تو رادیا مزے سے کوئی فلم لگائے۔ بیڈپر بیٹھی ساتھ ساتھ پاپ کارن کھانے میں

مصروف تھی۔

واہب نے کسی قدر حقارت سے اسکے یہ انداز دیکھے۔

پھر نظر انداز کرتا ہوا واش روم کی جانب بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد آیا تو بھی اسکے انہماک میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ واہب نے غصے بھری نظریں اس بے نیاز کے چہرے پر ٹکائیں۔

جم میں ہونے والی گفتگو پھر سے ذہن کے پردے پر تازہ ہوئی۔

رادیانے ایک اچھٹی نگاہ خود کو گھورتے واہب پر ڈالی۔

چہرے پر بے نیازی کا خول تاری تھا۔ مگر دل کبھی کبھی اسکے یوں دیکھنے پر سوکھے پتے کی طرح کانپتا بھی تھا۔

بند کرو اس کو اس کو "جب اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا تو واہب غصے سے بولا۔"

رادیانے آواز بند کر کے بلوٹو تھا ایرپس کان کے ساتھ ایچ کر کے حل نکالا۔

واہب اپنی بات کی یہ بے قدری برداشت نہیں کر سکا۔

غصے سے ریمورٹ اسکے ہاتھ سے لینا چاہا وہ چونکا بیٹھی تھی۔ ہاتھ سرعت سے واہب کی پہنچ سے دور کیا۔

مسئلہ کیا ہے آپکے ساتھ اب آواز تو نہیں آرہی نا۔۔۔ سو جائیں "پر سکون چہرہ اسکے برابر بیٹھے واہب کو طیش دلا گیا۔"

اسکی روشنی میری آنکھوں میں چھ رہی ہے۔ "دانت پس کر بولا۔"

تو اب میں کیا کروں۔ میرا مووی دیکھنے کو دل کر رہا ہے۔ آپ یہ کشن اپنی آنکھوں پر رکھ لیں "ایک اور حل۔۔۔ پھر"

سے اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کیا۔

اسے بند کرو نہیں تو میں یہ لیل ای ڈی توڑ دوں گا "انگلی اٹھا کر وارنگ دی۔"

یہ تو میں بند نہیں کرنے والی۔۔۔ ہر وقت آپکی بات مانتی جاؤں "وہ دودھ ہوئی۔"

کتنی باتیں مانی ہیں میری اب تک "اس نے سارا رخ رادیانے کی جانب کیا۔"

کس رشتے سے ساری باتیں مانوں؟ "بھنویں اچکا کر سوال کیا۔"

اوہ۔۔۔۔۔۔ بس اتنا صابر کر سکی۔۔۔ رشتہ بنانا چاہتی ہو "واہب کی بات کی تہہ تک پہنچتے ساتھ ہی اس کا حلق تک "

کڑوا ہو گیا۔

اگلے دن صبح ناشتے پر واہب کن اکھویں سے رادیا کی تیاریاں دیکھ رہا تھا۔
لیمن اور گرے کلر کا دیدہ زیب سوٹ پہنے لائٹ سامیک اپ کئے بالوں کو اچھے سے سیٹ کئے وہ کہیں جانے کو تیار تھی۔

تیاری دیکھنے کے باوجود اس نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔
اسے کیا جہاں مرضی جائے۔

بیٹارادیا کو اسکے بوتیک ڈراپ کر دینا۔ "واہب کو اٹھتا دیکھ کر زیبائے چائے پیئے ہوئے سرسری انداز میں کہا۔"
کیا۔۔۔ کس خوشی میں "وہ یکدم بھڑکا۔"

رادیا نے ایک نظر اسے دیکھا پھر جلدی جلدی ناشتا ختم کرنے لگی۔

کوئی ضرورت نہیں ہے جا ب کی۔ بند کرو یہ بوتیک "مزے سے اسے حکم سنا کروہ ڈائینگ ہال سے جانے لگا جب اپنے پیچھے سے اسکی چھتی ہوئی آواز سنائی دی۔

میں نے اتنے سال لگا کر یہ بوتیک اسی لئے سیٹ نہیں کیا تھا کہ شادی کے بعد اسے بند کر دوں۔ یہ میرا پروفیشن ہے "
اور مجھے یہ کرنا ہے "وہ دو ٹوک انداز میں بولی۔

کیا مسئلہ ہے تمہیں۔۔۔ کوئی معیوب کام نہیں ہے اس کا۔۔۔ لے کر جاؤ "سمیع نے بھی واہب کو جھاڑ پلائی۔ وہ غصے "
میں تن فن کرتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

میری کسی بات کی تو کوئی ویلیو ہی نہیں۔۔۔ نہ ماں باپ کی نظر میں نہ اب۔۔۔ اس نام نہاد بیوی کی نظر میں "غصے "
سے اونچی اونچی بولتا وہ گھڑی پہن کر والٹ اور موبائل اٹھاتے ہوئے باہر نکلا۔
گاڑی کے قریب ہی وہ کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

وہ جو تھوڑی دیر پہلے دل کو کچھ اچھی لگی رہی تھی اس وقت پھر سے اس سے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔
غصے میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے دھماکے دار آواز سے دروازہ بند کیا۔

رادیا اپنی جگہ کانپ گئی۔

لرزتے ہاتھوں سے دروازہ کھول کر اسکے برابر والی سیٹ پر بیٹھ کر ایک نظر اسے دیکھا جو آنکھوں پر گاگلز لگائے جبرے بھینچے چہرے پر سخت تاثرات لئے ہوئے تھا۔ گاڑی ریش انداز میں ریورس کی۔ رادیا نے جلدی سے سیٹ سیٹ پہن لی۔ مبادا دھر ادھر ٹکراتی پھرتی۔ تھوڑی ہی دیر بعد گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی۔

ایڈریس بتاؤ "غصے بھری آواز اسکے قریب سے آئی۔ جو گاڑی سے باہر بھاگتے دوڑتے منظر میں گم تھی۔ " شرافت سے اسے راستہ بتایا۔

یہ سب ثابت کر کے کیا سمجھ رہی ہو " تھوڑی ہی دیر بعد واہب کی آواز پھر سے آئی۔ " مجھے کچھ ثابت نہیں کرنا۔ کل کو جب دوسری شادی کر لیں گے تو میں کیا درد رکی ٹھوکریں کھاؤں گی۔ میں خود مختار ہوں۔ اور خود مختار ہی رہنا چاہتی ہوں " وہ بھی سنجیدگی سے اپنا نکتہ نظر بیان کرنے لگی۔ اور ویسے بھی جب مجھے بیوی نہیں مانتے۔ نا مجھ سے نا اس رشتے سے آپکا کوئی لینا دینا ہے تو پھر میں جو مرضی کروں آپکا " اتنا اوویلا کرنا بنتا نہیں ہے " اس کا بہت کچھ جتنا ہوا لہجہ واہب کو مزید تلملا کر رکھ گیا۔ اوہ تو آگے کی پلیننگ ہو رہی ہے " وہ ہونٹوں کو سیٹی کی شکل بناتے ہوئے بولا۔ " جب آپ پلیننگ کر سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں " وہ کندھے اچکا کر بولی۔ " تو پھر اپنی گاڑی بھی لو۔ اتنی ہی خود مختار ہو۔ میں کیوں ڈرائیور بنوں " وہ پھر چڑ کر بولا۔ " شوہر نہیں بن رہے تو کچھ تو بنیں ڈرائیور ہی بن جائیں " رادیا کا شونہی لئے لہجہ اسے ایک آنکھ نہ بھایا۔ " جانتا ہوں میری پرسنلیٹی سے بری طرح متاثر ہوا بیویوں جلی کٹی سنا کر اپنے جذبات آشکار مت کرو " واہب کی بات پر اس کا دل کیا پھر سے کیا کہے گھٹیا سوچ اور گھٹیا انسان۔ مگر پھر خاموش ہو گئی۔ جیسا انسان خود ہوتا ہے ویسی سوچ ہوتی ہے " خود کو کچھ سخت کہنے سے روکتے روکتے بھی وہ اسکی طبیعت صاف کر گئی۔ "

کیا وہ چاہتا تھا کہ وہ اتنی فضول گوئی سے اسے زچ کرے کہ وہ خود اسے چھوڑ کر چلی جائے۔
ہاں اب اسے واہب کے ارادے ایسے ہی لگ رہے تھے۔
مگر وہ بھی دل مضبوط کئے اسکی ہر الٹی سیدھی بات سن لیتی تھی اور برداشت کر لیتی تھی۔
اپنی سوچوں سے گھبرا کر اس نے یوں ہی ہاتھ بڑھا کر اسٹیریو آن کیا۔ ابھی راستہ کافی تھا۔ اسے مزید واہب کی گل افشائیاں نہیں سننیں تھیں۔ اسی لئے اسٹیریو آن کر لیا

I'll be your ghost

I'll be right here when you need me the most

I'll always stand here in times that you go

I'll watch as you walk away

Lend me your fears

Loan me your doubts if you need to see clear

I'll always hold them when your nowhere near

I'll take the weight when you say

So find, find me a secret that you can't help but hide

There in your heart where it keeps you alive

While I wait right here

I'll be your ghost

I'll be right here when you need me the most

I'll always stand here in times that you go



I'll watch as you walk away

شکر تھا کہ واہب خاموش ہو چکا تھا۔

گانا سنتے راویا کی آنکھوں میں آنسو ٹھہرے۔ اس نے اور چاہا ہی کیا تھا ایک قدر کرنے والا سا تھی۔ مگر قسمت نے اسکے ساتھ کیا کھیل کھیلا تھا۔

کبھی کبھی دل کرتا تھا اسکی ذات کو یوں ادھیڑنے والے پردو حرف بھیجے اور چھوڑ چھاڑ چلی جائے کہیں بھی۔

جہاں کم از کم واہب کی طنز میں ڈوبی باتیں نہ ہوں۔ وہ نہیں جانتا تھا وہ کس بری طرح اس کا دل دکھا رہا ہے۔

اللہ کرے تمہیں محبت ہو اور تمہاری محبت تمہارے ساتھ وہی کچھ کرے جو تم آج میرے ساتھ کر رہے ہو "چند"

دنوں میں ہی اس کی ہمت جواب دے گی تھی۔ نجانے کیوں آج یہ بد دعا اسکے دل میں آئی۔ اور اس نے پورے دل

سے خاموش بد دعا اپنے سے چند گز کے فاصلے پر بیٹھے اپنے ہی شوہر کو دے ڈالی۔

اور اللہ خاموش صبر کرنے والوں کے صبر کو رائیگاں جانے نہیں دیتا۔

کس قسم کی بوتیک چلاتی ہو۔۔۔ خود تو کبھی کوئی ڈھنگ کے کپڑے نہیں پہنے "اگلے دن واپسی پہ اسے پک کرتے ہوئے" وہ جان بوجھ کر اسے چھیر رہا تھا۔

واہب کو اتنی تو سمجھ آگئی تھی کہ وہ زیادہ خاموش رہتی ہے تاکہ لڑائی نہ ہو۔ مگر واہب نجانے کیوں اسے بار بار تنگ کرتا

تھا۔ ہر وقت اپنی باتوں سے عاجز کرنے کی ٹھان رکھی تھی۔ تاکہ وہ تنگ آکر خود ہی چلی جائے۔

لڑکوں کو لڑکیوں کی کیا ڈریسنگ سینس ہوتی ہے؟ "وہ چڑے بغیر بڑے آرام سے بولی۔"

بالکل لڑکیوں کا تو ڈریسنگ سینس ہو سکتا ہے۔۔۔ بڑی عمر کی عورتوں کا نہیں ہو سکتا "وہ پھر سے اسے عمر کا طعنہ دے"

گیا۔

اب کی بار وہ خاموش رہی۔

مگرو دل میں کہیں اسکی بات نے تکلیف پہنچائی تھی۔ انسان تھی وہ کیسے نفی کرتی اس بات کی کہ واہب کی جانب سے چلائے جانے والے تیرا سے گھائل نہیں کرتے۔

آپ کی بہت ریسرچ ہے۔ لگتا ہے ساری جوانی اسی میں ضائع کر دی ہے "آخر سوچ کر اسے جواب دیا۔ " واہب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

ابھی میری جوانی چل رہی ہے محترمہ "پھر سے لہجے کا طنز رادیا نے محسوس کیا۔ "

تو پھر کب دوسری شادی کر رہے ہیں "اچانک اسکی جانب رخ کرتے وہ اعتماد سے بولی۔ "

جلد ہی۔۔۔ "چہرے پر بڑی خوبصورت مسکراہٹ نے چھب دکھائی۔ ایسے جیسے جس لڑکی سے کرنا چاہتا ہو وہ وہیں " کہیں ہے

رادیا نے حسرت سے اسکی یہ مسکراہٹ دیکھی۔ اور رخ پھر سے سامنے کر لیا۔

ملنا ہے اس سے "دل جانے والی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے کہا۔ "

نہیں پہلے انکل آنٹی کو ملائیں وہ زیادہ خوش ہوں گے آپکی پسند کی لڑکی کو دیکھ کر۔۔۔۔ "رادیا نے اسکی دکھتی رگ پر " ہاتھ رکھا۔ اب مسکرانے کی باری اس کی تھی۔

بلکہ کہتے ہیں توکل ہی میں اور آنٹی اسکے گھر جا کر اس سے مل آتے ہیں "اس نے معصوم سی شکل بنا کر ایک اور مشورہ " دیا۔

واہب نے غصے سے ہونٹ بھینچے۔ انہی کی وجہ سے تو یہ ان چاہارشتہ باندھا تھا۔ یکدم خاموش ہو کر گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔

رادیا نے بھی سکون کا سانس لیا۔

رمضان شروع ہونے میں فقط چند ہی دن رہ گئے تھے۔ اس شام گھر آتے ہی زیبانے رادیا کو گروسری کے لئے چلنے کا

کہا۔

پلیز ماں اس وقت میرا ہر گز موڈ نہیں ہے جانے کا "زیبا رادیا کو بلانے ان کے کمرے میں آئیں وہیں واہب کپڑے " چینج کئے ٹی وی آن کرے بیڈ پر آرام دہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب زیبا کے کہنے پر کہ وہ ان دونوں کو گروسری کے لئے لے کر چلے۔ اس کا منہ بن گیا۔

نہایت بے زاری سے ماں کو کہا۔

حد ہے واہب اب ہم دونوں کہاں خوار ہوتے پھریں گے۔ تمہارے ابو بھی گھر پر نہیں۔۔۔۔۔ نہیں تو انہی کے ساتھ " چلے جاتے " انہوں نے اسے گھر کا۔

یار۔۔۔ کل کر لینا سچ میں بہت تھکا ہوا ہوں " وہ بیڈ پر مزید پھیلتے ہوئے بولا۔ "

رادیا واش روم میں کپڑے چینج کرنے کی ہوئی تھی۔

جیسے ہی باہر نکلی زیبا کو یکدم کچھ یاد آیا۔

اچھا پھر ایسا کرو گاڑی کی چابی رادیا کو دو۔۔۔ اسے گاڑی چلانی آتی ہے۔ ہم دونوں خود ہی چلی جاتی ہیں۔ " رادیا جو دھے " دھلائے چہرے پر کریم لگا رہی تھی یکدم شیشے میں سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے اسکے ہاتھ تھمے۔ واہب نے بھی گردن موڑ کر ایک نظر اسے دیکھا۔

بیٹا۔۔۔ تمہیں آتی ہے نا چلانی " زیبا نے اس سے تصدیق چاہی۔ شادی سے پہلے گھر کے زیادہ تر کام وہی کرتی تھی۔ " لہذا اب اسے بہت چھوٹی عمر میں گاڑی چلانی سیکھ لی تھی۔

جی آئی۔۔۔ " اس نے ہولے سے کہا۔ "

واہب کی پر تیش نظریں ابھی بھی اسی پر تھیں۔ رادیا نے قصداً اسکی جانب دیکھنے سے احتراز کیا۔ اب وہ چھوٹے سے ٹاپس پہن رہی تھی۔

بس ٹھیک ہے میں اپنا بیگ پکڑتی ہوں تم چابی لے کر نیچے آ جاؤ " زیبا جلدی سے پروگرام پہہ کرتیں کمرے سے باہر "

نکل گئیں۔

واہب نے سائیڈ ٹیبل سے چابی اٹھائی۔

اب کہیں میرا غصہ میری گاڑی پر نکال کر ادھر ادھر مت مار دینا۔ ویسے بھی اس عمر میں دکھائی اور سنائی کم دیتا ہے۔

واہب نے ایک ابرو اچکا کر پھر سے اس پر طنز کیا۔

رادیا نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کر کے گہرا سانس کھینچا۔ جیسے اس کا طنز برداشت کر رہی ہو۔

آپ رہتے دیں۔ ہم کیب کروالیں گے "بمشکل اس کے طنز پر خود کو نارمل رکھتے ہوئے وہ دماغ کو اپنی جگہ پر رکھتے ہوئے"

بولی۔ پہلی بار اپنے طنز پر اس کے چہرے پر لہرانے والا سایہ اسے بھی برا لگا۔

جیسے ہی اس کے پاس پڑا اپنا بیگ اٹھانے کے لئے جھکی نجانے واہب کے دل میں کیا سمائی۔ یکدم اس کا ہاتھ تھام گیا۔

اچھا یا مذاق کر رہا تھا۔ یہ لو لے جاؤ چابی "دوسرے ہاتھ سے اس کی ہتھیلی کھولتے چابی اس کے ہاتھ پر رکھی۔"

اس کے لمس نے عجیب سی تکلیف دی بجائے خوشگوار احساس دینے کے رادیا نے غصے سے ہاتھ کھینچا۔

واہب نے حیرت سے اس کا رد عمل دیکھا۔

آئندہ مجھے ہاتھ مت لگائیے گا۔ آپ کی زبان کے وار ہی بہت ہیں "یکدم آنکھوں میں لہرانے والی نمی دیکھ کر واہب"

دنگ رہ گیا۔ اس نے تو بہت عام سے انداز میں اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

بیگ جھپٹنے کے سے انداز میں بیڈ سے اٹھاتی وہ تن فن کرتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

اوہ تو محترمہ کو میرا ہاتھ لگانا میری باتوں سے کہیں زیادہ برا لگا۔ "واہب کے دماغ میں ایک اور خیال ابھرا۔"

چلو اب اور ہی طرح کے وار کے لئے تیار ہو جاؤ۔ انٹر سٹنگ "چہرے پر شریر مسکراہٹ ابھری۔ آنکھیں شرارت"

سے چمکیں۔

رادیا کا تمام وقت دماغ سنسناتا رہا۔

اسی کی سیٹ پر اسی کی گاڑی میں بیٹھنا بھی کسی امتحان سے کم نہیں تھا۔ نجانے کیوں آنکھیں بار بار بھرائیں۔ کیا وہ اتنی

ہی بے وقعت ہے۔ کتنی بڑی تھی فقط پانچ سال۔ وہ چھبیس کا تھا تو وہ اکتیس سال کی تھی۔
 مگر وہ ہر وقت اسے ایسے بڑی عمر کا طعنہ دیتا تھا جیسے وہ پچاس سال کی ہو۔
 یا اللہ کس مصیبت میں زندگی پھنس گئی ہے "گرو سری لیتے وقت بھی زیبا سے نظر بچا کر بار بار بھر آنے والی آنکھیں"
 صاف کرتی رہی۔ ہاتھ پر ابھی بھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی انگارہ دک رہا ہو۔
 بے شک اسکے محرم نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔ مگر یہ ہاتھ محبت میں نہیں مجبوری میں اس نے آج تھاما تھا۔ اسی لئے اپنی
 بے وقعتی اور بھی محسوس ہو رہی تھی۔
 تمام راستہ خود سے جنگ کرتی رہی کہ اسکے سامنے خود کو بالکل نارمل رکھنا ہے۔ اسے احساس بھی نہ ہونے پائے کے اس
 کی یہ حرکت مجھ پر کیا کیا ستم ڈھا چکی ہے 'دل میں سوچتے خود کو مضبوط کیا۔
 مگر وہ نہیں جانتی تھی۔ اب ایک اور محاذ اسکے آگے کھل جائے گا۔

انہیں گھر آتے سات بج چکے تھے۔ زیبانے فوراً زرینہ (کام کرنے والی) کو روٹیاں پکانے کو کہا۔
 سمیع بھی گھر آچکے تھے۔ واہب اور وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھے کوئی میچ دیکھنے میں مصروف تھے۔
 رادیا بھی وہیں ایک صوفے پر ٹک گئی۔

واہب اسکے سامنے والے صوفے پر سمیع کے ساتھ بیٹھا تھا۔
 اسے بیٹھتا دیکھ کر دماغ میں سوچا گیا پلین ذہن میں آیا۔
 اٹھ کر کچن میں گیا وہاں سے پانی کا گلاس لا کر عین رادیا کے قریب اسکے دائیں جانب بیٹھا۔ اس طرح کے اس کا صوفے
 پر پھیلا ہاتھ رادیا کو مکمل طور پر اسکے گھیرے میں لئے ہوئے تھا۔
 رادیا نے چونک کر اور کسی قدر حیران ہو کر اسکی یہ بے تکلفی دیکھی۔
 زچ کرنے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ پانی پینے میں مصروف تھا۔

وہ غصے سے اس کو گھورتی ہوئی اٹھ کر جانے لگی جب اس نے بازو بڑھا کر اسکے کندھے پر رکھتے اسکی یہ کوشش ناکام بنائی۔

سمیع سامنے نہ بیٹھے ہوتے تو وہ اچھی طرح اسکی خبر لیتی۔ زیبا بھی وہاں آکر بیٹھ چکی تھیں۔ اب وہ کیسے اسکا ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹاتی۔ اس سے کوئی بعید نہیں تھی وہ انکے سامنے ہی کوئی بات کر کے اسکی بے عزتی کر دیتا۔ اس نے بڑی مشکل سے ان دونوں کے سامنے اپنے اور اسکے رشتے کا بھرم رکھا ہوا تھا۔

مل گئیں سب چیزیں "اب اسکا مخاطب زیبا تھیں۔"

ہاں شکر ہے سب کچھ مل گیا۔ اب روزوں میں بار بار خوار نہیں ہوا جاتا۔ "انہوں نے سکون کا سانس بھرتے ہوئے" کہا۔

راد یاد م سادھے اس کے پاس بیٹھی تھی۔ جبکہ دل کر رہا تھا اسکے ہاتھ میں موجود گلاس اٹھا کر اسی کے سر میں دے مارے۔

اور پھر یہ سلسلہ یہیں تک رکا نہیں کھانے کی میز پر بھی وہ بار بار اسکا ہاتھ تھام کر اسے کہتا رہا یہ ڈال دو۔۔۔ وہ ڈال دو۔ پانی دو۔۔۔

یا پھر یوں ہی باتوں کے درمیان اسے شامل کر کے اسکے کندھے پر ہاتھ مار دیتا۔

راد یا کبس نہیں چل رہا تھا لٹے ہاتھ کی ایک اسے دیتی۔

جیسے ہی کھانا ختم ہوا۔ برتن سمیٹ کر وہ فوراً کمرے کی جانب آئی۔

سمجھا کیا ہوا ہے اس نے خود کو جو مرضی کرے گا۔ اور میں چپ بیٹھوں گی۔ "کمرے میں آتے ہی سائیڈ ٹیبلز کی درازیں کھنگالیں۔

بہت ہو گیا۔۔۔ اب میں مزید برداشت نہیں کروں گی۔ اسے بھی بتا مزہ دوں گی۔۔۔ ابھی وہ اجازت نامہ آنٹی اور انکل "کو دکھاتی ہوں۔ انہیں بھی اسکے کرتوت پتہ چلیں۔ ایسے پیش آرہا ہے جیسے محبتوں کے خزانے لٹا رہا ہے مجھ پر" کچھ

سے نکل کر چہرے پر آنے والے بالوں کو بار بار پیچھے کرتے وہ غصے سے بڑبڑائی۔ ابھی ایک سائڈ ٹیبل دیکھنے کے بعد دوسری دیکھنی شروع ہی کی تھی کہ واہب بھی آدھمکا۔

پہلے تو چونک کر اسکی حرکت ملاحظہ کی پھر چہرے پر مخصوص دل جلانے والی مسکراہٹ سجائے ایسے سر ہلایا جیسے بہت کچھ سمجھ آگیا ہو۔

کیا ڈھونڈا جا رہا ہے ڈیر مسز "لہجے میں بھی شرارت واضح تھی۔"

رادیانے ہاتھ روک کر تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔

کیا مسئلہ ہے آپکے ساتھ۔۔۔ شرم نہیں آتی یوں ماں باپ کے سامنے مجھ سے چپکے اور اتنی گھٹیا حرکتیں کرتے۔"

بالکل ہی شرم مری ہوئی ہے "وہ پہلی بار غصے میں اس پر چلا رہی تھی۔ نہیں تو ابھی تک بڑے صبر سے اسکی باتیں سہتی آئی تھی۔

بیوی ہو میری۔۔۔۔ کسی کے بھی سامنے ہاتھ لگا سکتا ہوں "ہاتھوں کو دائیں بائیں پھیلانے کندھے اچکاتے مزے سے " کہا۔

ہو نہہ بیوی۔۔۔۔۔ "رادیانے کاٹ دار لہجے میں کہا۔"

میں وارن کر رہی ہوں آئندہ اگر یہ گھٹیا حرکتیں کیں تو میں انکل اور آں ٹی کے سامنے ایک ایک بات رکھ کر اس " شرافت کے چولے کو اتروادوں گی " انگلی اٹھا کر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے وارن کرنے والے انداز میں بولی۔

اوہ ریلی "واہب پر اسکے غصے کا کوئی اثر نہ ہوا۔"

میں خاموشی سے ہر بکو اس اگر ابھی برداشت کر رہی ہوں نا تو بس یہیں تک رہو۔۔۔ جو ہاتھ کسی غرض کے تحت " میری جانب بڑھتا ہے نا اسے میں توڑنا بھی اچھے سے جانتی ہوں " نظروں میں کاٹ لئے پھر سے واہب کو بارور کروایا۔

اس کے بڑے بڑے دعوے سن کر واہب کا بھی دماغ گھوم گیا۔

یکدم اپنے سے چند گز کے فاصلے پر کھڑی رادیا کی جانب تیزی سے بڑھ کر اسکی کلائی غصے سے تھامی۔

لو پکڑ لیا پھر سے ہاتھ توڑ کے دکھاؤ اب "رادیا اس اچانک افتاد کے لئے تیار نہیں تھی۔ اسکی جراب پر ہکا بکارہ گی۔"

بس یہیں تک دعوے تھے "واہب کا تمسخرانہ انداز نجانے کیوں اسکی آنکھیں جھلما گیا۔"

واہب نے خاموشی سے اسکی آنکھوں میں موجود نمی دیکھی۔

ایک تو وہ تھی ہی قاتلانہ نقوش کی حامل اور پھر جب آنکھوں میں نمی لے آتی تھی واہب کو اپنے ہر ارادے سے ڈگمگا دیتی تھی۔

چند بل کی خاموشی انکے درمیان آئی۔ اور پھر یکدم رادیا نے اپنی کلائی پر موجود اسکے ہاتھ پر تیزی سے دانت گاڑھے۔

واہب نے سی کر کے اس جنگلی بلی کو حیرت سے دیکھا۔

ایسے رد عمل کی امید اسے ہر گز نہیں تھی۔

رادیا نے نمی اپنے اندر اتارتے فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے دیکھا۔

اب پتہ چلا میں کیا کچھ کر سکتی ہوں "واہب ہاتھ جھٹک کر اسکے دانتوں سے پڑنے والے سیک کو کم کرنے کی کوشش " کر رہا تھا۔

کس چیز سے دانت رگرتی ہو۔۔ اس قدر نوکیلے "گھور کر پاس سے گزرتی رادیا سے پوچھا۔۔"

جو الماری میں منہ دیئے اگلے دن پہننے والے کپڑے نکال رہی تھی۔

صحیح کہتے ہیں عورت کے آنسوؤں پر دل کو بے قابو مت ہونے دو۔۔ بڑے دھوکے والے آنسو ہوتے ہیں "واہب"

زیر لب بڑبڑایا۔

صبح جس وقت وہ لوگ ناشتہ کر رہے تھے تب اچانک زیبائی نظر واہب کے ہاتھ پر پڑی۔ جہاں رادیا کے دانتوں کے نشان لال ہونے کے بعد اب گہرے رنگ میں بدل چکے تھے ایسے جیسے نیل کا نشان ہو۔

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

www.PakDigestNovels.Com پر خوش آمدید۔

اپنی صلاحیتوں کو منوائیں اور دنیا میں اپنی الگ پہچان بنائیں۔ لکھنے کے ہنر کو ہم تک پہنچائیں ہم دنیا تک پہنچائیں گے۔

کیونکہ

www.PakDigestNovels.Com

آپکو دے رہا ہے۔

سنہری موقع، تو بس ہماری سائٹ پر اپنا ناول، کالم، شاعری پوسٹ کروانے کے لیے مندرجہ ذیل ای میل اور لنک پر

رابطہ کریں۔

www.FaceBook.Com/PakDigestNovels

www.PakDigestNovels@Gmail.Com

تمہارے ہاتھ پہ کیا ہوا ہے؟ "زیبا کے سوال پر سمیع اور رادیا کی نگاہ بھی اچانک اسکے ہاتھ پر پڑی۔ رادیا نے تو سرعت سے نگاہ ہٹائی۔

مگر سمیع نے بھی پریشان ہو کر دیکھا۔

واہب کی گہری نگاہوں نے پل بھر کو اس بے نیاز کو دیکھا جس کی یہ کارستانی تھی۔ وہ سامنے والی کرسی پر زیبا کے ساتھ بیٹھی تھی۔

پتہ نہیں شاید رات میں کسی بہت ہی زہریلے کیرٹے نے کاٹ لیا ہے "اسکی آواز کی گھمبیر تا پر رادیا کی پلکیں " لرزیں۔

تو ڈاکٹر کو دکھاؤ ایسے لائٹ مت لو "سمیع نے اسے تنبیہ کی۔

جی بس ابھی آفس جاتے ہوئے دکھاتا جاؤں گا "اس نے سر اثبات میں ہلاتے کہا۔

رادیا بیگ کہاں ہے تمہارا "زیبا نے اس سے نظر ہٹا کر رادیا کو مخاطب کیا۔

جی وہ ابھی اوپر کمرے میں ہے۔ میں اپنا ہینڈ بیگ لینے جاتی ہوں تو لے آتی ہوں "رادیا اور زیبا کی باتیں اسکی سمجھ میں " نہیں آرہی تھیں۔ کس بیگ کی وہ بات کر رہی تھیں۔

چلو ٹھیک ہے امی ابو کو بہت سلام کہنا۔ اور بس دو دن میں واپسی کر لینا میں بہت اداس ہو جاؤں گی "واہب نے پھر " نا سمجھی کے انداز سے ساس بہو کے اس پیار کو دیکھا۔

جی ضرور "وہ محبت سے کہتی ڈائننگ روم سے نکل کر سیڑھیوں کی جانب چل پڑی۔

کیس جارہی ہے یہ؟ "اسکے سوال پر سمیع اور زیبا نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا۔

"ہاں اپنی امی کی طرف۔"

کیوں؟ "نجانے کیا ہوا ایک دم سے پوچھ بیٹھا۔

آگے رمضان آنے والا ہے تو پھر کہاں نکلا جائے گا اسی لئے۔ کیوں تمہیں نہیں بتایا رادیا نے؟ "اسے تفصیل بتاتے

انہوں نے الٹا اس سے سوال کیا۔

نہیں شاید بتایا تھا میرے ذہن سے نکل گیا ہے "وہ بات بنا کر اپنی کرسی سے اٹھا۔"

تھوڑی ہی دیر بعد وہ سمیع اور زیبہ سے مل کر اسکے ساتھ گاڑی میں آکر بیٹھی۔

نجانے کیوں واہب کو غصہ آ رہا تھا۔ حالانکہ انکے درمیان جو حالات تھے اس بناء پر اس کا غصہ کرنا بنتا نہیں تھا۔ اور وہ یہ بات جانتا تھا مگر پھر بھی نجانے کیوں غصہ آ رہا تھا۔

اس وقت چھوڑوں تمہارے گھر یا شام میں؟ "آخر جب گاڑی مین روڈ پر ڈالتے بھی اس نے کچھ نہیں بتایا تب واہب "نے لہجے کو سادہ رکھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں ابھی تو بوتیک ہی جاؤں گی۔ وہاں سے شام میں اباپک کر لیں گے "وہ بڑے آرام سے اپنا پروگرام بتا کر بولی۔"

یہ بھی امی کو کہنا تھا مجھے بتا دیتیں۔ آپ کو بتانے کی زحمت گوارا نہ کرنی پڑتی "وہ دانت کچکچا کر بولا۔"

رادیانے حیرت سے اسکے چہرے پر موجود نا فہم سے تاثرات دیکھے۔

میں آپ کو بتاؤں بھی تو کس ناطے سے؟ "الٹا اس سے سوال کیا۔"

یہ جو روز میرے ساتھ جاتی ہو یہ کس ناطے سے؟ "اس نے بھی سامنے دیکھتے ہوئے الٹا سوال کیا۔"

یہ تو آئی نے کہا اسی لئے انکی بات کا مان رکھنے کے لئے جاتی ہوں۔ "اس کی بات پر واہب سلگ کر رہ گیا۔"

اوہ اچھا۔ ماں باپ نے کہا شادی کر لو۔۔۔ کر لی۔۔۔ آئی نے کہا۔ واہب کے ساتھ جاؤ۔۔۔ تو چل دیں۔۔۔ اتنی ہی "معصوم ہیں آپ "وہ جل کر بولا۔ رادیا کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اتنا الجھ کیوں رہا ہے اسکے ساتھ۔

ہاں بالکل ایسے ہی جیسے آپ نے پہلی رات کہا اجازت نامے پر سائن کر دو میں نے کر دیئے "وہ بوتیک کے نزدیک "آچکے تھے جب رادیانے جواب دیا۔ گاڑی روک کر متحیر نظریں اسکی کچھ جتنی نظروں کو دیکھنے لگیں۔

رادیانے بیگ پکڑا اسے خدا حافظ کہتی گاڑی سے اتر گئی۔

صحیح تو کہہ رہی تھی وہ۔۔۔۔۔ اسکے ساتھ تعلق شروع کرتے بھی تو رادیانے اسی کی بات مانی تھی۔ پھر یہ واویلا کیسا تھا۔

اور تعلق تو اس نے کوئی نہیں رکھا تھا۔ وہ تو نبھار ہی تھی۔

اگلے دو دن واہب کے انتہائی بیزاری کے عالم میں گزرے۔ ہر کسی کو کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔ خاص کر کمرے میں آتے ہی عجیب وحشت ہو لے لگتی۔

پھر گاڑی کی چابی اٹھاتا اور بے مقصد آدھی آدھی رات تک باہر سنسان سڑکوں پر گاڑی لئے پھرتا رہتا۔ اسے خود اپنی کیفیت سمجھ نہیں آرہی تھی۔

ہر وقت دماغ میں رادیا کی باتیں۔ اس کا انداز اس کا ہنسنا اور اسکے آنسوؤں سے بھری آنکھیں گھومتی رہتیں۔ کیا ہو گیا ہے۔۔۔ پاگل ہوں میں بھی 'خود کو بے طرح جھٹلاتا رہا کہ یہ چند دن اسکے ساتھ گزارنے کی وجہ سے ہے۔ ہر وقت اسے نینچا کھانے کی وجہ سے وہ اسکے حواسوں پر سوار ہو چکی ہے۔

مگر کچھ کیفیتیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ بے نام سی۔ جنہیں انسان محسوس کرتے ہوئے بھی محسوس نہیں کرنا چاہتا۔ جب دل شدت سے کسی ایک ہستی کی جانب کھینچ رہا ہو۔ جب ہر منظر اسکے بغیر ادھور الگ رہا ہو۔ ہر رنگ بے رنگ لگے تو وہ بے نام سی کیفیت محبت کے سوا اور کچھ نہیں ہوتی۔

مگر واہب تو اسے اپنی زندگی سے نکالنے پر تلا تھا کجا کہ اپنے دشمن سے محبت۔ بہت بار گہری نفرت گہری محبت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور یہی کچھ واہب کے ساتھ ہو رہا تھا۔ ہر لمحہ اسکے قریب رہنے۔۔۔ اسے جان بوجھ کر مخاطب کرنے کے چکر میں اسے پتہ ہی نہیں لگا وہ کب اس کا عادی ہوا۔ اور پھر یہ عادت محبت میں بدل گئی۔

مگر وہ اتنی آسانی سے حقیقت ماننے والوں میں سے نہیں تھا۔

آفس سے واپسی پر جس لمحے وہ گھر میں داخل ہوا۔ رادیا کی چپکتی آوازیوں محسوس ہوئی جیسے اسکے کانوں میں رس گھول

گی ہو۔ ساری بے چینی، اکتاہٹ اور چڑچڑاپن لمحوں میں ر فو چکر ہو گیا۔
کیا اب بھی خود کو جھٹلاؤ گے 'دل نے گویا سکی آنکھیں کھولنا چاہیں۔ مگر وہ سختی سے اسے ڈپتا ہوا آگے بڑھا۔'
سامنے ہی وہ دشمن جاں صوفے پر بیٹھی پتہ نہیں کون سے قصے زیبا کو سنار ہی تھی۔ جو وہ کبھی، منستیں اور کبھی اسے غور
سے سننے لگتیں۔

السلام علیکم "وہ سنجیدگی سے سلام کرتا ایک صوفے پر ٹک گیا۔"
اسے دیکھ کر رادیا کی بولتی بند ہو چکی تھی۔
وعلیکم سلام "زیبا نے بڑے پر جوش انداز میں اسکے سلام کا جواب دیا۔ جس سے سننے کی خواہش تھی وہ زیر لب سلام کا"
جواب دے کر خاموش ہو چکی تھی۔

کل سے کیا ٹانگہ ہیں تمہاری "زیبا نے رمضان کے حوالے سے پوچھا۔"
دس سے چار کر دی ہے میں نے۔ "سمیع کاسب بزنس وہی سہالتا تھا۔"
چلو اچھا ہے ٹائم سے گھر آ کر ریٹ کر لیا کرنا "زیبا نے سراہا۔"
میرے کمرے میں چائے بھجوا دیں "دل تو نہیں کر رہا تھا کہ اس کے سامنے سے اٹھے۔ لیکن دودن کی ادھوری نیندیں "
بھی تو پوری کرنی تھیں نا۔ اٹھ کر ایک خاموش مگر کسی قدر گہری نظر اس پر ڈال کر وہ اوپر چلا گیا۔
رادیا کو اسکی نظروں کی تپش بری طرح محسوس ہوئی۔

سوچ رہا ہو گا پھر آگی ڈھیٹ 'دکھ سے سوچتے وہ اور بھی دل برداشتہ ہوئی۔'
کب تک اسکی یہ بے رخی سہتی۔ آخر تو نازک مزاج رکھنے والی لڑکی تھی۔ وہ لمحہ بہ لمحہ اندر سے ٹوٹ رہی تھی۔ گھل رہی
تھی۔ مگر وہ اپنے اندر ہونے والی توڑ پھوڑ کس کو بتاتی۔ سبھی تو اسکی زندگی کو پرفیکٹ سمجھ رہے تھے۔ ماں باپ سے کہتی یا
یہاں انکل آنٹی سے۔

صبح سحری کے لئے رادیو نے الارم لگا دیا تھا۔ جیسے ہی الارم بجا وہ فوراً اٹھ کر منہ ہاتھ دھونے چل پڑی۔ باہر آئی تو واہب ویسے ہی بے سدھ پڑا تھا۔

ٹھنڈی سانس کھینچ کر دوبارہ سے الارم لگایا اور اسکے سرہانے رکھ کر باہر نکل آئی۔ نیچے آئی تو زینہ پہلے سے ہی وہاں موجود تھی۔ رادیو نے اسکے ساتھ مل کر سحری بنانی شروع کی۔ وہ اچھی کوکنگ کر لیتی تھی۔ جلدی جلدی پراٹھے بنانے شروع کئے۔ زیبا بھی تھوڑی دیر بعد ان دونوں کی مدد کروانے پہنچ گئیں۔ بیٹا جاؤ واہب کو اٹھا آؤ" جیسے ہی اس نے آخری پراٹھا توڑے سے اتار ازیبا نے لسی بناتے ہوئے اسے کہا۔ " آنٹی میں انکے سرہانے موبائل پر الارم لگا کر رکھ آئی تھی اب تو اٹھ گئے ہوں گے۔" اس نے جانے سے کئی کترائی۔

چلو پھر بھی ایک بار دیکھ آؤ" وہ اسے بھیجے پر بضد تھیں رادیو اب کی بار خاموشی سے پکچن سے نکل کر سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔

کمرے میں داخل ہوئی تو وہ ویسے ہی سو رہا تھا۔

فورا آگے بڑھ کر الارم چیک کیا تو وہ بج بج کر بند ہو چکا تھا۔

توبہ ہے آج کیا گھوڑے گدھے نیچ کر سوئے ہیں حضرت۔۔ اٹھ ہی نہیں رہے۔" اب کی بار دوبارہ سے ایک منٹ کا" الارم لگا کر خود بھی وہیں کھڑی رہی۔ واہب جو سیدھے ہاتھ کی جانب کروٹ لئے لیٹا تھا۔ آنکھوں کی جھری سے اسکا جھنجھلا یا روپ دیکھا۔

اس وقت وہ اتنی بیماری لگ رہی تھی کہ دلیوں ہی اسے دیکھتے رہنے کی ضد کرتا رہا۔

جب تک بازو سے پکڑ کر نہیں ہلاؤ گی۔ میں نہیں اٹھوں گا" واہب کی آواز پر اسکے موبائل پر الارم سیٹ کرتے ہاتھ " ساکت ہوئے۔

اٹھ جائیں شرافت سے اب اگر نہ اٹھے تو میں آنٹی کو بھیجوں گی" اس نے جل کر دھمکی دی۔ "

نخرے تو دیکھو جیسے میں کوئی بڑی چسیتی بیوی ہوں اس نے دل میں جل کر سوچا۔
 ٹھیک ہے بھیج دو۔ میں بھی کہوں گا اس نے تو مجھے اٹھایا ہی نہیں۔ "وہ مزے سے اپنی سوچی سمجھی سکیم شئیر کرنے لگا۔

کیا مصیبت ہے اٹھیں۔ ٹائم نکل جائے گا سحری کا۔ چونچلے تو دیکھو "جھنجھلا کر بولتی آخری کے لفظ منہ میں بڑبڑا کر رہ گئی۔

تواٹھاؤ نا آکر "وہ مزے سے کروٹ بدلتے ہوئے مسکراتے لہجے میں بولا۔ "

سحری کا ٹائم نکلنے کا ڈر نہ ہوتا تو کبھی اسکی بات نہ مانتی۔

غصے سے آگے بڑھ کر زور زور سے اس کا کندھا ہلایا۔

اچھا بس اب کندھا توڑنا ہے میرا "واہب اپنی فتح پر مسکراتا ہوا اٹھا۔ "

اللہ کرے دوسری شادی کے بعد ہر سحری پر اٹھ پیر اور زہر کھنا پڑے "غصے سے اسے بددعا دیتی وہ کمرے سے نکل "

گئی۔ واہب کے قہقہے نے کمرے سے نکلتے وقت اس کا پیچھا کیا۔

شرافت سے نیچے آکر اس نے سب کے ساتھ بیٹھ کر سحری کی۔

رادیانے سب چیزیں سمیٹ کر پکن صاف کیا۔ سمیع اور واہب مسجد جا چکے تھے نماز پڑھنے۔

زیبا بھی اپنے کمرے میں نماز پڑھنے جا چکی تھیں۔

اس نے بھی اپنے کمرے کا رخ کیا۔ واش روم سے وضو کر کے نکلی۔ الماری کھول کر نیچے والے خانے سے جاء نماز نکالنے

لگی کہ نظر واہب کی سامنے مینگ ہوئی شرٹس پر پڑی۔

سب سے آگے وہ شرٹ تھی جو اس نے صبح پہن کر جانی تھی۔ کچھ سوچ کر آنکھوں میں شرارت لئے اسکے سارے بٹن

توڑ دیئے۔

الماری بند کر کے خود کو شاباشی دی۔ کچھ دیر پہلے سحری پر اٹھانے کا بدلہ اس نے لے لیا تھا۔

جو بھی ہو گا کچھ دیر تو وہ جھنجھلائے گا۔ اتنا ہی رادیا کے لئے کافی تھا۔
نماز پڑھ کر اسکے آنے سے پہلے سو گئی۔

صبح جس وقت واہب نے شرٹ نکال کر شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے بٹن بند کرنا چاہا تو وہ ندارد۔
رادیا بھی وہیں موجود کمرے کی چیزیں سمیٹتے مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائے گا ہے بگا ہے اسکی پریشان حالت دیکھ کر مزہ
لے رہی تھی۔

ایک بٹن کے بعد ہاتھ دوسرے بٹن کی جانب کیا وہ بھی غائب پھر تیسرا چوتھا سب غائب۔۔ فوراً کف کے بٹن چیک کئے
وہ بھی نہیں۔ یہ تو بالکل فی شرٹ تھی ڈرائی کلین کے لئے بھی ابھی تک نہیں گئی تھی۔

پریشان صورت لئے اسکی نظر شیشے میں نظر آتے رادیا کے مسکراہٹ روکتے چہرے پر پڑی۔ یکدم بہت کچھ سمجھتے۔ مڑ
کر اسے دیکھا۔ اس نے سرعت سے رخ موڑا۔
آنکھیں سکیرے وہ اسے گھورنے میں مگن تھا۔

ادھر آؤ "یکدم اسکی آواز پر رادیا نے مڑ کر اسکی جانب حیرت سے دیکھا۔ پھر اپنی جانب اشارہ کر کے گویا تصدیق چاہی "
کہ اسی کو بلایا ہے۔

یہاں کیا آپکے بھوت رہتے ہیں جنہیں بلارہا ہوں۔ ادھر آؤ "یکدم دھاڑا۔ "

جو کہنا ہے یہیں سے کہیں "وہ بھی اپنی جگہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ "

اس سب بکو اس کا مطلب "وہ بھنا کر بولا۔ اس قدر مہنگی شرٹ اس نے خریدی تھی جس کا وہ تیا پانچہ کر چکی تھی۔ "

اس سب بکو اس کا جواب۔۔۔۔۔ جو آپ نے سحری سے پہلے کیا تھا "مزے سے اسے جتا کر اپنے بیگ میں موجود "
چیزیں چیک کرنے لگی۔

"وہ مذاق تھا "

"اوہ اپنی بار مذاق۔۔ تو یہ بھی مذاق ہے۔۔"

ادھر آؤ اور وہ بٹن ڈھونڈ کر انہیں لگاؤ "وہ حکمیہ لہجے میں بولا۔"

اس شرٹ کو اتار کر سبجھال لیں۔ دوسری بیوی کو پہلی رات گفٹ کر کے اسی سے بٹن لگوائیے گا "مزے سے اسے"

مشورہ دیتی کمرے سے باہر جا چکی تھی۔

جاہل "وہ غصے سے شرٹ اتارتے ہوئے بولا۔"

واہب بھی سلگتا ہوا شرٹ بدل کر گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد رادیا بھی مزے سے اسکے برابر آکر بیٹھ گئی۔

گاڑی گھر سے باہر نکالتے اس سے بدلہ لینے کے لئے دل مچلا۔ تھوڑی ہی آگے جا کر گاڑی روکی۔

اترو "واہب کے تنے نقوش اور سنجیدہ تاثرات پر اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔"

مجھے بوتیک جانا ہے "اس نے جیسے حیران ہو کر اسے یاد دلانا چاہا۔"

ڈرائیور نہیں ہوں۔۔۔ اترو۔۔ کوئی بھی کیب یا رکشہ پکڑو اور اپنے بوتیک جاؤ "رادیا کو سمجھ آگیا صبح کی کھولن اب"

نکال رہا ہے۔

وہ خاموش ہو کر موبائل کھول کر بیٹھ گئی۔

سنائی نہیں دیا "اب کی بار وہ غرایا۔"

اچھانا۔۔ اتر جاتی ہوں اس شاہی سواری سے۔ کریم منگوار ہی ہوں۔ آتی ہے تو اتر جاؤں گی "وہ مزے سے ہاتھ اٹھا کر"

بیزار انداز میں بولی۔

وہ حیرت سے اس شاہانہ مزاج کو دیکھ رہا تھا جس پر اسکی کسی ڈانٹ پھٹکار کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ جبکہ اسکے مقابلے میں

اسکی کسی بھی بات کے رد عمل کے طور پر وہ اپنا خون جلانے لگ جات تھا۔ اپنا ٹمپیر لوز کر جاتا تھا۔

نہیں ابھی اترو "وہ پھر سے اپنی بات پر ڈٹا رہا۔"

اب کی بار رادیا نے ایک تیز نظر اس پر ڈالی۔

اچھا ٹھیک ہے میں انکل کو کال کر کے کہتی ہوں واہب مجھے سڑک پر اتارنا چاہ رہے ہیں۔ پھر انکل جانیں اور آپ "وہ" ہمیشہ ایسی شجہوشن میں اسے سمجھنا یا زیبہ کی دھمکی دے کر چپ کروا دیتی تھی۔ اب بھی یہی ہوا تھا۔ دو منٹ بعد ہی ایک گاڑی انکے قریب رکی۔

وہ آرام سے اترنے لگی۔

واپسی پر بھی آنے کی ضرورت نہیں ہے "مڑ کر اسے وارن کرتی چلی گی۔"

واہب نے غصے سے گاڑی سٹارٹ کی۔ ہواؤں میں اڑتا آفس پہنچا۔

آفس آکر جیسے ہی غصے ٹھنڈا ہوا اسکی فکر ستانے لگی۔

پہنچ گئی ہو گی کہ نہیں۔۔۔ "بے چینی سے اپنی سیٹ کو دائیں بائیں گھمار رہا تھا۔ ستم یہ تھا کہ اسے فون کس منہ سے کرتا۔ 'کچھ سوچ کر گھر فون کیا۔ زیبانے اٹھایا۔

کیا ہوا خیریت ہے "ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو وہ آفس کے لئے نکلا تھا۔"

جی وہ اصل میں میری گاڑی راستے میں خراب ہو گئی تھی تو رادیا کو کیب لے دی تھی۔ جیسے ہی گاڑی ٹھیک ہوئی میں "آفس آگیا۔ اب اسکا فون ملا رہا ہوں تو بڑی جارہا ہے۔ آپ ذرا کال کر کے پتہ کریں کہ وہ پہنچ گئی ہے۔ کیونکہ اسکی بوتیک کا نمبر میرے پاس نہیں "جلدی سے دماغ میں منصوبہ بنایا۔

اوہ اچھا چلو میں چیک کر لیتی ہوں "انہوں نے فوراً سے یقین کرتے ہوئے کہا۔ فون بند کر دیا۔ دس پندرہ منٹ بعد "زیبا کا پھر سے فون آیا۔

ہیلو ہاں وہ خیر خیریت سے پہنچ گئی ہے "انکے بتانے پر اس نے سکون کا سانس لیا۔ "تھینکس ماں "محبت سے کہتے فون بند کیا۔"

بیٹا یہ محبت تجھے بہت خوار کروانے والی ہے' خود سے مخاطب ہوتے اور اظہارِ افسوس کرتے سامنے پڑی فائل کھولی۔'
محبت کے اثرات محسوس اور نظر بھی آنا شروع ہو گئے تھے

چند دن سکون سے گزر گئے۔ اس دن وہ چاروں واہب کی پھوپھو کی جانب افطاری کے لئے انوائٹڈ تھے۔
واہب ابھی ریسٹ کر رہا تھا جب رادیا کمرے میں داخل ہوئی۔

کس وقت نکلنا ہے" بیڈ پر نیم دراز موبائل پر گیم کھیلتے ہوئے اس نے ایک نظر نماز کے سٹائل میں دوپٹہ اوڑھے رادیا“
کو دیکھا۔ جس کے ایک ہاتھ میں قرآن تھا۔

آئی کہہ رہی ہیں کہ بس آدھے گھنٹے تک تیاری شروع کریں۔ پانچ تو بج جائیں گے۔ عصر پڑھ کر نکلیں گے۔ اب“
بالکل افطاری کے ٹائم پر تو کسی کے گھر جاتے اچھا نہیں لگتا" اس کے دوسری جانب بیٹھ کر قرآن مجید کو سرہانے کے اوپر
رکھ کر کھولا اور آہستہ آواز میں قرأت سے پڑھنے لگی۔

واہب کو اسکی دھیمی آواز میں کی جانے والی قرأت اپنے سحر میں جکڑنے لگی۔
سورہ رحمن پڑھ رہی تھی۔ ہر بار جب وہ 'فبائی' الاءر بکما تکذب بان' پڑھتی واہب کی آنکھیں نم ہو جاتیں۔
یکدم موبائل ہاتھ سے رکھ کر اس کے گھٹنے کے پاس سر رکھ کر وہ لیٹ گیا۔

رادیا یکدم اسکی اس حرکت پر خاموش ہوئی۔ پھر سر جھٹک کر پڑھتی رہی اور وہ خاموش اس کے قریب لیٹ کر اسکی میٹھی
آواز کا رس قطرہ قطرہ اپنے اندر اتارتا رہا۔

جس لمحے وہ قرآن مجید بند کر کے اسے چوم کر آنکھوں سے لگا کر اٹھی۔ واہب کو لگا اسکا وجود خالی سا ہو گیا ہے۔
پورے بیڈ پر لیٹنے کی کوئی اور جگہ نہیں ملی۔ ایک تو پہلے ہی میں کنارے پر تھی اور پیچھے ہوتی تو گر پڑتی "رادیا نے اپنی“
ناہموار ہونے والی سانس اور کچھ دیر پہلے کی کیفیت سے پیچھا چھڑاتے ہوئے کہا۔

ابھی اللہ کا نام لے کر فارغ ہوئی ہو اور لڑنے کھڑی ہو گئی ہو" واہب نے سیدھا ہوتے شرارت سے بھرپور نظروں
سے اسے دیکھتے ہوئے شرم دلائی۔

وہ منہ بنا کر قرآن مجید الماری میں رکھتے ہوئے اپنے کپڑے نکالنے لگی۔

آپ میری امی کو آٹھی کیوں کہتی ہو" واہب نے ایسے پوچھا جیسے بڑے پتے کی بات جان رہا ہو۔
 اسی لئے کہ یہ حق کچھ عرصے بعد کسی اور کو ملنے والا ہے اور میں پرانی جگہوں اور رشتوں کو اپنا نہیں بناتی "اسکی بات پر"
 واہب نے سراونچا کر کے اسکی پشت کو دیکھا۔ وہ تو بھول گیا تھا کہ اس نے دوسری شادی کے لئے کسی اجازت نامے پر
 اس سے سائن کروائے ہیں۔ جب سے اسکی محبت کا ادراک ہوا تھا وہ تو سب کچھ فراموش کر بیٹھا تھا۔
 لب بھینچ کر اس نے نظریں واپس موبائل پر لگائیں۔ جبکہ رادیا کیڑے بدلنے واش روم میں جا چکی تھی۔
 یار اور کتنی دیر لگانی ہے "واہب رادیا کے کیڑے چینج کرنے کے فوراً بعد خود بھی چینج کر کے باہر آگیا۔"
 کتنی دیر لگے گی تیار ہونے میں "ڈارک مونگیا رنگ کی شلوار قمیض میں کف فولڈ کر کے 'اودھا' کی شیشی سے رولر
 اپنی گردن اور بازوؤں پر لگا کر شیشے میں دیکھتے بال سیٹ کرتا ہوا رادیا کی جانب مڑا جو ایک جانب کھڑی بال اسٹریٹ
 کر رہی تھی۔

بس پندرہ منٹ "اس نے ایک نظر ہلکی سی شیو میں وجیہ سے واہب کی جانب دیکھ کر فوراً نظروں کا رخ بدل لیا۔"
 رادیا کا دل اسکی نظروں کے ساتھ دھڑکنے لگا تھا۔

اوکے "وہ اپنی تیاری کو بھرپور انداز میں دیکھتا کمرے سے نکل گیا۔"
 اب پندرہ کی جگہ بیس منٹ ہو چکے تھے مگر رادیا تھی کہ باہر ہی نہیں نکل رہی تھی۔
 وہ جھنجھلایا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ مگر شیشے کے سامنے آف وائٹ پر لڑکی بالیاں پہنتی سبھی سنوری وائٹ اور گرین
 ہی کلر کے سوٹ میں ملبوس رادیا پر نظر پڑی تو نظروں نے پلٹنے سے انکار کر دیا۔
 بس آگئی۔۔ میری جیولری نہیں مل رہی تھی۔ اسی میں دیر ہوگی "وہ مصروف سے انداز میں کمر تک آتے کھلے بالوں
 کو ایک جانب کرتی جلدی جلدی نازک سی ہیل والی سینڈل پاؤں میں پہنتی بولی۔
 تیزی سے آگے بڑھ کر کلچ اٹھایا۔

افطاری پر جا رہی ہو کا کسی کی شادی پہ "واہب نے جان بوجھ کر اسکا راستہ روکا۔"
 تاکہ وہ نظر اٹھا کر واہب کو دیکھے۔

اب اتنا بھی تیار نہیں ہوئی "وہ بمشکل اسکی گہری بولتی آنکھوں سے نظریں چرا کر بولی۔"

دھڑکنوں میں عجیب بے ربط سا شور بڑھ رہا تھا۔
 بال باندھو "نجانے کیوں اسے رادیا کے کھلے بالوں سے الجھن ہوئی۔۔۔"
 محبوب کی زلف کا اسیر ہونے سے ڈر رہا تھا۔
 میری مرضی۔۔۔ اتنی محنت سے اسٹریٹ کئے ہیں۔ کوئی نہیں باندھ رہی "وہ ہٹ دھرمی سے اسکے دائیں سائیڈ سے"
 نکلنے لگی۔

بال باندھو۔۔۔ "وہ پھر سے اپنی بات پر زور دے کر بولا۔"
 چاہے کچھ ہی لگالو۔۔۔ لیکن کھلے نہیں چھوڑو "وہ نہیں چاہتا تھا یہ خوبصورتی کسی اور کی نظروں میں آئے۔ وہ اکیلا ہی"
 ان گھنیری زلفوں کا ستم سہنے کے لئے بہت تھا۔
 رادیا نے حیرت سے اسکے دھونس بھرے انداز دیکھے۔
 کیوں مانوں آپکی بات۔۔۔ نہیں بند کرتی "وہ بھی کمر پر ہاتھ رکھے لڑنے کو تیار ہوئی۔"
 اسی لئے کہ میرے نکاح میں ہو "وہ آں کھیں اسکے چہرے پر گاڑھ کر بولا۔"
 اچھا۔۔۔۔۔ جب دل کرے گا تو نکاح میں شامل کر لیں گے۔ اور جب دل کرے گا تو کوڑی کا کر دیں گے۔۔۔ اچھی"
 زبردستی ہے "وہ ہاتھ ہلا کر کندھے اچکا کر بولی۔
 واپس آکر لڑلینا بھی بال باندھو۔۔۔ کوئی بات سمجھ ہی نہیں آتی "وہ کیسے کہہ دیتا تمہاری خوبصورتی صرف مجھ تک"
 اپنے محرم تک محدود رہنی چاہئے۔
 اسے اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ کر رادیا نے گھور کر اسے دیکھا۔ واپس مڑی غصے سے کچھراٹھا کر بالوں میں
 لگایا۔

واہب کے چہرے پر بڑی جاندار مسکراہٹ پھیلی۔
 اس سے پہلے کمرے سے باہر نکلا۔
 سیڑھیاں اترتے موبائل پر کسی کو میسج ٹائپ کر رہا تھا۔
 رادیا دوپٹہ سر پر لینے لگی یکدم پاؤں مڑا۔ آگے چلتے واہب کا سہارا لینے کے لئے اس نے ہاتھ اسکے بازو پر رکھے۔

کیا مسئلہ ہے یار "واہب کوئی آفیشل میسج کر رہا تھا۔ رادیا کے اچانک خود کو ہاتھ لگانے پر چڑا۔ وہ ابھی بمشکل خود کو اسکے گھنیرے بالوں اور ساحر چہرے کے سحر سے بچا کر آیا تھا۔ اور وہ تھی کے پھر سے اس کا امتحان لینے پر تلی تھی۔ غصے میں اسکے ہاتھ جھٹکنے پر وہ نہیں جانتا تھا کہ اگلے ہی پل کیا ہونے والا ہے۔

یکدم پیچھے سے رادیا پھسلتی ہوئی اسکے پاس سے گرتی ہوئی تمام سیڑھیاں گرتی ہی چلی گئی۔

یہ سب آنا فنا ہوا کہ واہب کو اسے سنبھالنے کا موقع ہی نہ ملا۔

نیچے گری اسکی دلدوز چیخیں اسکے حواس جھنجھوڑ کر رکھ گئیں۔

زیبا اور سمیع دوڑ کر اسکے پاس آئے جو چیخنے کے ساتھ ساتھ زور زور سے رو رہی تھی۔

واہب تیزی سے سیڑھیاں اترتا اسکے قریب پہنچا۔

اماں۔۔۔۔۔ "وہ ماں کو پکار رہی تھی۔ ٹانگ تھا مے وہ ادھر سے ادھے مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔ ماتھے پر بھی "سیڑھی کا کوئی سرا لگا تھا جس کی وجہ سے وہاں گہرا کٹ پڑ چکا تھا اور خون رس رہا تھا۔

گاڑی نکالو "سمیع نے فوراً واہب سے کہا۔

واہب نے اسے اٹھانا چاہا جب درد سے بے حال ہوتے ہوئے بھی رادیا نے اسکے ہاتھ جھٹکے سے خود سے دور ہٹائے۔

ہاتھ مت لگائیں مجھے۔۔۔ اچھوت ہوں نا۔۔۔ دھکا دیتے احساس نہیں تھا "آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں غصہ "سموئے وہ دھاڑی۔ زیبا اور سمیع نے بے یقین نظروں سے اسے دیکھا۔

تم نے دھکا دیا ہے "سمیع اور زیبا نے افسوس اور حیرت سے اسے دیکھا۔

میں نے دھکا نہیں دیا۔ "وہ بھی رادیا کے الزام پر حیران ایک نظر اسے اور ایک نظر سمیع اور زیبا کو دیکھ کر اپنی صفائی میں بولا۔

آہ۔۔۔۔۔ آئے۔۔۔۔۔ اماں "ایک بار پھر تکلیف نے رادیا کو گھیرا تو وہ پھر سے رونے اور چیخنے لگی۔

واہب نے اب کی بار کسی پر بھی غور کئے بغیر تیزی سے اسے بازوؤں میں اٹھایا اور باہر کی جانب دوڑا۔

رادیا اب تکلیف سے اس قدر بے حال ہو چکی تھی کہ مزاحمت کرنے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔

پچھلی سیٹ پر احتیاط سے اسے لٹاتے واہب ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھا۔

زیبا اور سمیع بھی فوراً گاڑی میں بیٹھے۔ زیبا پیچھے ہی اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کا سراپنی گود میں رکھتیں اسے سہلانے لگیں۔

جبکہ سمیع بالکل خاموش واہب کے ساتھ اگلی سیٹ پر تھے۔

پاسپٹل پہنچتے ہی وہ اسی طرح اسے بازوؤں میں اٹھائے ایمر جنسی میں پہنچا۔
اسے کوئی پرواہ نہیں تھی کون اسے دیکھ رہا ہے اسے پرواہ تھی تو اسکی جو تکلیف سے نڈھال ہو رہی تھی۔ چہرے پر خون کی لکیر اب سوکھ رہی تھی۔

فوراً ایمر جنس الرٹ ہوئی۔

اسے باہر جانے کو کہا۔

واہب، زیبا اور سمیع باہر کھڑے ڈاکٹر کا انتظار کرنے لگے۔ سمیع نے بہن کو فون کر کے آنے سے معذرت کر لی۔ فی الحال یہ نہیں بتایا کہ رادیسیٹرھیوں سے گری ہے بس اتنا کہا کہ اسکی طبیعت نہیں ٹھیک۔

شرم آتی ہے مجھے یہ سوچ کر کہ میں نے اس جیسے جنگلی سے اسے بیاہ دیا "فون بند کر کے سمیع نے سر جھکائے کاریڈور" کی دیوار کے ساتھ پشت ٹکا کر کھڑے واہب کو ایک نظر تشفر سے دیکھ کر کہا۔

اس نے سراٹھایا۔

آئی سوئیر میں نے اسے نہیں گرایا "وہ پھر سے اپنی بات دہرانے لگا۔ زیبا نے بس ایک تیزی چبھتی ہوئی نظر اس پر ڈالی "بولیں کچھ نہیں سر پر دوپٹہ جمائے وہ تسبیح کرنے میں مصروف تھیں۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا۔

وہ تینوں اس کے گرد کھڑے ہو گئے۔

بچی کیسے گری ہے۔ اسکی ٹانگ کی راڈ دو جگہ سے کریک ہو گئی ہے فی ڈالنی پڑے گی۔ تکلیف دہ مرحلہ ہے مگر اسکے ساتھ ساتھ آپ کو بھی صبر سے کام لینا پڑے گا "واہب نے الجھ کر سمیع اور زیبا کو دیکھا۔

بس سیرٹھیوں سے اترتے اچانک پاؤں مڑ گیا تھا "زیبا نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

اوہ۔۔۔ خیر اللہ بہتر کرے گا آپ لوگ دعا کریں "ڈاکٹر انہیں تسلی دلا کر اپنے روم کی جانب بڑھا۔

کون سی راڈ "ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ ان سے مخاطب ہوا۔“
تمہیں اس سے کیا "زیبا نے خشمگین نگاہوں سے اسے دیکھا۔“

کیون نہیں مجھے اس سے کچھ۔۔ بیوی ہے وہ میری "وہ بے بس سا اپنی بات پر زور دے کر بولا۔“

کون سی بیوی ہاں۔۔۔ جسے تم نے بیوی نہیں مانا۔ اندھے نہیں ہیں ہم۔۔ تمہارا گریز۔ تمہاری بیزاری سب نظر آتی،
ہے ہمیں۔ یہی سوچا تھا کہ چلو شروعات ہے ابھی آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جاؤ گے۔۔ لیکن نہیں، تم نے تو اسکی بڑی عمر کو
اس کا جرم بنادیا۔ نفرت کی اس انتہا تک پہنچ گئے کہ اس معصوم کے ساتھ یہ سلوک کیا آج "سمیع اسے بخشنے کو تیار
نہیں تھے۔

اسکی ہڈیاں شروع سے مضبوط نہیں تھیں۔ خاص کردائیں ٹانگ کی ہڈیاں کمزور تھیں اسی لئے چھوٹے ہوتے ہی ایک،
دوبار گرنے پر جب اسکی ٹانگ کی ہڈیاں ٹوٹیں تو ڈاکٹر نے راڈ لگا دیئے۔ اور کہا کہ یہ راڈ اب ساری زندگی اسکی ٹانگ
میں لگیں گے۔ ذرا سادھ چکا یا ٹانگ کا مڑنا اسے عمر بھر کی معذوری کی طرف لے جائے گا۔ لہذا احتیاط برتیں۔ یہی وجہ
تھی اسکی دوبار منگنی ٹوٹنے کی۔ سب یہی سمجھتے تھے کہ وہ معذور ہے حالانکہ صرف ہڈیاں کمزور تھیں۔ اور ان کا علاج
بھی راڈ کی صورت کر کے اس کمزوری کو کوور کر لیا گیا تھا

مجھے جب شائستہ بھابھی نے بتایا مجھے بے حد تکلیف پہنچی تبھی فیصلہ کر لیا کہ اس نگینے کو اپنے گھر لے آؤں گی۔ کیا کسی کی
ذرا سی کمزوری کو ہم اس کا گناہ بنادیں۔ ہم کون ہوتے ہیں یہ سب کرنے والے۔

تمہیں اس سے دلچسپی ہی نہیں تھی تو تمہیں کیا بتاتے اور پھر جس طرح تم اس رشتے سے ہتھے سے اکھڑ رہے تھے عین
ممکن تھا تمہیں بتا دیتے تو تم اسی بات کو جواز بنا کر اس سے شادی سے انکار کر لیتے۔

مگر مجھے کیا پتہ تھا کہ اس بچی کے ساتھ ایسی ناقدری میرے ہی گھر میں ہوگی "زیبا نے روتے ہوئے اس پر سب راز
افشاں کئے۔

اوہ خدا! سر تھا مے بیچ پر بیٹھے اسے اپنی ہر زیادتی اور اسکی خاموشی یاد آئی۔ تو یہ وجہ تھی اسکی ہر الٹی سیدھی بکواس کو،
برداشت کرنے کی۔ اف وہ لڑکی اسکے لفظوں کے کون کون سے وار نہیں سہہ گی۔
اسے شدید ندامت نے آگھیرا۔

کاش وہ اسے تھام لیتا۔ کاش وہ اپنے حواسوں میں رہتا۔ ایک سیکنڈ کو موبائل چھوڑ کر اسکی جانب دیکھ لیتا۔ یقیناً اسکا پاؤں مڑا ہوگا اور ساتھ ہی راڈ بھی کریک ہونے کی وجہ سے وہ توازن برقرار نہیں رکھ پائی ہوگی۔ اسی لئے اس نے مجھے تھاما ہوگا 'سرہاتھوں پر گرائے اسے وہ ایک ایک لمحہ یاد آیا۔ اس کالس نہیں چل رہا تھا وقت کو پیچھے موڑ لے۔ اسکی دلدوز چیخیں اب بھی اسکے کانوں میں سنائی دے رہی تھیں۔

یکدم وہ وہاں سے اٹھ کر ڈاکٹر کے روم میں گیا۔

اس سے ڈیٹیل میں اسکی کنڈیشن کے متعلق بات کی۔

جتنا پیسہ چاہیے میں دوں گا۔ مگر اسے معذوری سے بچالیں۔ "وہ آج اس لڑکی کے لئے گڑ گڑا رہا تھا جسے وہ اپنی بیوی" ماننے سے انکاری تھا۔ جس سے تعلق توڑنے کا بہانا ڈھونڈتا تھا۔

آج دل اسکی تکلیف پر رو رہا تھا۔۔۔ کرلارہا تھا۔

ڈاکٹر کے روم سے باہر آکر وہ سیدھا سامنے بیچ پر بیٹھی زیبا کے پاس آیا۔

آئی سویرماں میں نے اسے دھکا نہیں دیا تھا "واہب نے ایک آخری کوشش کی اپنی صفائی دینے کی۔"

تھاما بھی تو نہیں تھا "دل سے کہیں آواز آئی۔"

چلو میں مان لیتی ہوں کہ تم نے ایسی حرکت نہیں کی۔ لیکن آخر وہ تمہارے ساتھ ہی سیڑھیاں اتر رہی تھی اگر وہ"

لڑکھرائی تھی تو کیا تم سنبھال نہیں سکتے تھے۔ "ماں تھیں کیسے نہ اصل بات کی تہہ تک پہنچتیں۔

وہ نادام سا خاموش ہو گیا۔

دودن ہوگئے تھے انہیں ہاسپٹل میں ڈاکٹر نے اسی دن فی راڈ ڈال دی تھی۔ رادیا کے گھر والوں کو بھی بتا دیا تھا۔

ایک رات اسکی امی رہیں اور ایک رات زیبا۔

تیسرے دن ڈاکٹر نے ڈسچارج کا کہا۔

مجھے امی کے ساتھ جانا ہے "رادیا نے ماں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ مسلسل دودن واہب کو نظر انداز کرتی رہی۔ حالانکہ وہ"

سارا وقت وہیں ہوتا تھا۔

مگر وہ ایسے شو کرتی جیسے وہ اسکے آس پاس کہیں ہے ہی نہیں۔ سب نے اسکی یہ سرد مہری نوٹ کر لی تھی۔

دیکھیں آپ کو جہاں بھی بچی کو لے کر جانا ہے بس یہ یاد رکھیے گا کہ بیس دن تک اسے وہاں سے کہیں اور موو نہیں کرنا۔ ڈاکٹر اس وقت ڈسچارج شیٹ تیار کر رہا تھا جب اس نے یہ بحث دیکھی۔

آنٹی ہم اسے گھر لے جاتے ہیں کوئی ایشو نہیں ہے۔ ویسے بھی آپ لوگوں کا عمرے کا پلین ہے۔ اسے خراب مت کریں۔ یہ سعادت بار بار نہیں ملتی۔ رادیا آرام سے گھر پر ہی رہے گی "واہب نے سنجیدگی سے شائستہ سے کہا۔ رادیا کے علاوہ انکی دو ہی سیٹیاں تھیں۔ فرح کی توشادی ہو چکی تھی اب سامیہ ہی رہے گی تھی وہ فی الحال پڑھ رہی تھی۔ شائستہ۔۔۔ وہاں اور سامیہ کی دو دن بعد عمرہ کی فلائٹ تھی۔ رادیا نے ایک خفاسی نگاہ ماں پر ڈالی جو واہب کی بات مان گی تھیں۔ وہ منہ پھلائے گھر آئی۔

ایسا کرتے ہیں یہ نیچے والے ہمارے کمرے میں تم لوگ رہ لو میں اور تمہارے ابو کیسٹ روم میں شفٹ ہو جاتے ہیں "زیبا نے گھر پہنچتے ہی کہا۔

نہیں امی آپ اور ابو تنگ ہوں گے۔ کوئی مسئلہ نہیں میں اور رادیا کیسٹ روم میں شفٹ ہو جاتے ہیں۔ "واہب نے انہیں فوراً منع کیا۔

کام والی کو اپنے کمرے میں بھیجا تاکہ وہ انکے کپڑے کیسٹ روم والی الماری میں شفٹ کر دے۔

رادیا کو احتیاط سے بیڈ پر بٹھایا۔ فی الحال اسے ٹانگ کو موڑنے سے منع کیا گیا تھا۔

رادیا مسلسل خاموش تھی۔ اسکے چہرے پر ناگواری صاف پڑھی جاسکتی تھی۔

زیبا اور سمیع کے ساتھ وہ نارمل تھی مگر واہب کو مخاطب تک نہیں کر رہی تھی۔ نہ اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔

واہب نے اسے حق بجانب سمجھا جو کچھ وہ اسکے ساتھ کر چکا تھا اسکے بدلے رادیا کا رویہ اسے اپنے ساتھ بالکل ٹھیک لگا۔

رات میں سونے کا وقت آیا تو تب بھی واہب نے زیبا کو اس کمرے میں سونے سے منع کر دیا۔

آپ آرام سے ریسٹ کریں روزہ بھی رکھنا ہو گا صبح۔۔۔ بے آرام رہیں گی تو بی پی شوٹ کر جائے گا۔ میں ہوں نلیماں "

واہب کے اصرار پر رادیا کا دل کیا اسے بہرہ و پیے کا دماغ ٹھکانے لگا دے۔ وہ کیوں اب مہربان ہو رہی تھا۔ اب جب اسے

ضرورت نہیں تھی۔ نہ اسکی نہ اس تعلق کی۔ یہ آخری دھچکا بہت شدید لگا تھا۔

کیا تھا اگر وہ انسانیت کے ہی ناطے اسے اس دن تھام لیتا مگر جس طرح اس نے رادیا کا ہاتھ جھٹکا۔ وہ جھٹکنا اسکے دل پر گھونسنے کی طرح لگا تھا۔

اس چوٹ کی درد اب کبھی نہیں جانے والی تھی۔

دیکھ لو بیٹا۔ تمہیں تنگی ہوگی۔ "زیبا نے رادیا کا خطرناک حد تک سنجیدہ چہرہ دیکھ کر کہا۔"

وہ تو ماں باپ تھے انہوں نے واہب کو معاف کر دیا تھا مگر وہ جس نے نجانے کیا کیا سہا تھا وہ کیسے معاف کرتی۔

میں نے فی الحال کچھ دن کا آف لے لیا ہے جو کوئی کام ہو گا وہ میں گھر پر لیٹ ٹاپ پر کر لوں گا۔ باقی ابو سنبھال لیں گے "اس نے رسائیت سے کہا۔

اچھا چلو۔ کوئی مسئلہ ہو تو ہمیں جگا دینا "وہ بادل خواستہ وہاں سے اٹھیں۔"

زیرینہ سے کہیں یہاں لیٹے۔ "زیبا کے جیسے ہی واہب نے دروازہ بند کیا۔ رادیا کی سپاٹ آواز سنائی دی۔"

میں ہوں نا آپ کے پاس "اس نے جیسے تسلی دلائی۔"

آپ ہین اسی لئے پریشانی ہے۔ رات کو اٹھ کر گر بھی گی بیڈ سے تو آپ کیوں اٹھائیں گے "وہ زہر خند لہجے میں بولی۔"

واہب نے بڑے سکون سے اس کا یہ لہجہ برداشت کیا۔

کسی قسم کاری ایکشن نہ دیکھ کر رادیا حیران ہوئی۔

بڑے آرام سے اسکی دوائیاں چیک کر کے اس نے نائٹ بلب آن کیا۔ لائٹ آف کر کے۔ اسکی جانب بڑھا وہ سانس روکے اسے اپنی جانب بڑھتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

جھک کر اسے شانوں سے تھام کر آگے کیا۔ رادیا کو لگا ایک سنسنی سی پورے جسم میں پھیل گی ہو۔ جو تین تکیے اسکے پیچھے ٹیک لگانے کے لئے رکھے تھے ان میں سے دو ہٹائے۔

پھر اسے بازوؤں آگے کیا کیونکہ اس نے ابھی ٹانگ پر زیادہ زور نہیں دینا تھا۔

پھر دوبارہ سے اسے بیڈ پر اس طرح بٹھایا کہ وہ کمر سیدھی کرتی تو آرام سے لیٹ جاتی۔

رادیا اسکے وجیہ چہرے کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ نہ کوئی ناگواری تھی نہ کوئی بیزاری۔

ایسے جیسے مجتہدیں ٹپک رہی تھیں۔ وہ گم سم اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھی۔ اسے دوبارہ کندھوں سے تھام کر

لٹایا۔

اسکی حیرت بھری نظروں میں دیکھتے ایک جاندار مسکراہٹ اسکے چہرے پر پھیلی۔

پھر سیدھے ہو کر اسکی ٹانگوں پر کپڑا دیا۔

کیوں کر رہے ہیں آپ یہ۔۔۔۔۔" آخر حیرت کو الفاظ ملے۔

میرا فرض ہے "بڑے آرام سے جواب دیا گیا۔"

میری کمزوری تو ویسے بھی اب آپکی نظروں میں آگئی ہے۔۔۔ اب تو راستہ صاف ہے۔۔۔ اسے بہانہ بنا کر مجھے زندگی سے

نکال دیں اور کسی اور کا ہاتھ تھام لیں۔ "وہ اسکے قریب تکیہ رکھ کر لیٹا۔ ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے بڑی فرصت سے

اسکی زبان کے تیرسہ رہا تھا۔

وہ خیر میں لے ہی آؤں گا کسی کو زندگی میں۔۔۔۔۔ لیکن آپ کو نہیں نکالنا۔۔۔ اگر نکال دیا تو لڑوں گا کس سے "۔

شرارتی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائے وہ اسے پھر سے چڑا رہا تھا۔

ہو نہہ۔۔۔۔۔ "را دیا کو جب جواب سمجھ نہیں آیا تو غصے سے منہ دوسری جانب موڑ لیا۔

ذہن پر اتنا بوجھ مت ڈالیں سو جائیں "تکیے پر سر رکھتے اسکا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھاما۔ را دیا نے جھٹکنا چاہا تو

اور بھی مضبوطی سے تھاما۔

ہاتھ ہٹائیں۔۔۔ کیوں پکڑا ہے "وہ دبے دبے انداز میں چیخا۔

اسی لئے کہ رات کو جب آپ ہلکی سی بھی جنبش کریں تو میری آنکھ کھل جائے "محبت سے گندھا لہجہ را دیا کے زخموں

پر جیسے نمک بن کر لگا اور تکلیف بڑھا گیا۔

اتنی زحمت کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ اسی لئے کہا تھا زہینہ کو یہیں رکھنے دیں "وہ سرد اور خشک لہجے میں بولی۔

کچھ دن کے لئے مجھے زہینہ سمجھ لو۔۔۔ اور اب خاموش ہو کر سو جاؤ۔۔۔ پتہ نہیں کیسی نیند کی دوائی ڈاکٹر نے دی ہے لگتا

ہے آپکی نیند اڑ گئی ہے "بڑبڑاتے ساتھ ہی وہ پھر سے آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا۔

خاموشی چھائی تو را دیا کو بھی نیند نے جکڑ لیا۔

رات میں کسی پل اس کا گلا خشک ہوا ایسے جیسے کانٹے چبھنے لگ گئے ہوں۔ آنکھ کھول کر دائیں جانب سوئے واہب کی طرف دیکھا۔ اس کا ہاتھ ابھی اسکے ہاتھ میں تھا۔ مگر گرفت اتنی مضبوط نہیں تھی۔

اس کا احسان لینے کی بجائے اس نے سوچا خود اٹھ کر پاس پڑے جگ سے پانی پی لے۔ ابھی ہاتھ آہستہ سے اسکے ہاتھ کے نیچے سے نکال ہی رہی تھی کہ واہب نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔ سرعت سے اٹھ بیٹھا۔ رادیانے کوفت سے اسے دیکھا۔

کیا ہوا۔ کیا چاہیئے "تیزی سے اٹھ کر بیٹھا۔"

پانی لینا ہے میں لے لیتی ہوں یہاں ہی تو پڑا ہے "اس کا بیزار سالجہ نظر انداز کرتے واہب اٹھا۔

اسکی سائیڈ پر آکر اسے اٹھنے میں مدد دی۔

پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگایا جب رادیانے ناگواری سے اس کا ہاتھ جھٹک کر پیچھے کیا۔

ٹانگ خراب ہے ہاتھ سلامت ہیں۔ میں خود پی سکتی ہوں "رادیانے بات پر اس نے خاموشی سے گلاس اسکے ہاتھ میں " پکڑا لیا۔ پانی پی کر وہ واپس لیٹ گئی۔

کیوں اتنے اچھے بن رہے ہیں۔۔ اب کون سا ڈرامہ رہ گیا ہے جو پلے کر نا باقی ہے "وہ الجھتی جا رہی تھی۔ اسکی کسی تلخ، بات پر وہ غصہ ہی نہیں ہو رہا تھا۔ آخر ان چند دنوں میں ایسی کیا کایا پلٹ ہو گئی تھی کہ وہ سب بھول گیا تھا۔ یہ بھی کہ وہ ایک ان چاہے رشتے کے سبب اسکے گھر۔۔ اسکے پاس موجود ہے۔

صرف اتنی غرض ہے کہ شاید میرے ایسا کرنے سے آپکی کوئی دعا مجھے لگے اور میرے وہ کام جو سب الٹے ہو گئے، تھے سیدھے ہو جائیں "پر شوق نگاہوں سے اس کا الجھا بکھر روپ دیکھا۔

دعا تو کبھی نہیں نکلے گی اب "وہ تلخ لہجے میں بولی۔

لگی شرط "واہب نے یکدم اسکے سامنے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلائی۔

مجھے ایسی بے ہودہ حرکتیں کرنے کا کوئی شوق نہیں "چہرہ موڑ کر وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ بجا۔

واہب اٹھ کر بیٹھا۔

آجائیں "زیبا نے اسکی اجازت ملتے ہی قدم اندر رکھے۔"

کیسی ہو بیٹا "محبت سے رادیا کے قریب آتے اسکے ماتھے پر پیار کیا۔"

بہتر ہوں "اس نے ہلکی سی مسکراہٹ سجا کر جواب دیا۔"

واہب نے حسرت سے اسکی مسکراہٹ دیکھی۔

بیٹا روزہ رکھنا ہے؟ "اب ان کا رخ واہب کی جانب تھا۔"

جی جی کیوں نہیں۔۔ "کہتے ساتھ ہی وہ واش روم منہ ہاتھ دھونے چل پڑا۔"

میں نے بھی رکھنا ہے "اس نے ضد کی۔"

بیٹا ویسے تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔ لیکن دوائیاں لینا ہوں گی تمہیں تو "وہ ہچکچائیں۔"

آئی میں نے اور کرنا ہی کیا ہے سارا دن تو بس یہیں بیٹھے رہنا ہے کون سا کوئی کام کرنا ہے کہ روزہ لگے گا "اس نے پھر سے کہا۔

واہب باہر آ کر انکی تکرار سن رہا تھا۔

اوکے آج کارکھ کر دیکھ لو۔۔ اگر صحیح رہا تو جاری رکھ لینا "واہب نے مسئلہ کا حل نکالا۔"

ڈاکٹر سے نہیں پوچھنا بیٹا "زیبا نے پھر سے کہا۔"

آپ سحری تیار کروائیں میں ڈاکٹر سے ابھی کال کر کے پوچھ لیتا ہوں۔ وہ بھی تو اس وقت سحری کے لئے اٹھے ہوں۔"

گے نا "اس نے موبائل پکڑتے ہوئے ایک اور حل نکالا۔

رادیا نے چور نظروں سے اسکی چوڑی پشت دیکھی۔

پھر ڈاکٹر کی اجازت ملتے ہی واہب اس کی اور اپنی سحری کمرے میں ہی لے آیا۔ بیڈ پر زینہ نے سب سلیقے سے رکھا۔

واہب نے اسکی پلیٹ میں سالن نکالا۔۔ روٹی اسے تھمائی۔۔

سحری کرنے کے بعد رادیا نے وضو کرنے کی بھی ضد کی۔

میں بیٹھ کر تو نماز پڑھ سکتی ہوں نا "اسکی بات پر واہب نے اثبات میں سر ہلاتے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا۔ آہستہ۔"

آہستہ اسے چلاتے واش روم تک لے کر گیا۔

اس کی کمر کے گرد بازو باندھتے اسے وضو کرنے کا اشارہ کیا۔ رادیان نے بازوؤں تک سب وضو آرام سے کر لیا۔ اب پاؤں دھونے کی باری تھی۔

باہر چلو میں ایک باؤل مین پانا لاتا ہوں ہاتھوں پر لگا کر ہلکا سا مسح کر لینا "واہب کی بات پر اس نے ہولے سے سر " ہلایا۔ واہب نے دوبارہ اسکے کندھوں کو تھام کر ہولے ہولے چلاتے بیڈ کے قریب لایا پھر بٹھا کر اسکی ٹانگ آہستہ سے تھام کر اوپر رکھی۔

ایا باؤل میں پانی لایا رادیان نے مسح کر کے دوپٹہ نماز کے انداز میں باندھا اور بیٹھ کر نماز ادا کی۔ واہب بھی اتنی دیر میں نماز سے فارغ ہوا۔

مجھے قرآن پکڑا دیں گے؟ "ایک اور خواہش۔۔۔"

واہب سر ہلاتے باہر گیا۔ واپسی پر اسکے ہاتھ میں قرآن تھا۔

رادیان کو پکڑا لیا۔ اور خود دوسری جانب جا کر لیٹ گیا۔

رادیان پر لب قرآن پڑھ رہی تھی۔

سنو "یکدم واہب نے اسے پکارا۔ رادیان نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

اوپنچی آواز میں قرأت کرو "اسکی فرمائش پر رادیان نے لب بھینچے۔ وہی دن پھر سے یاد آیا۔

ٹھنڈی سانس لے کر اوپنچی آواز میں پڑھنے لگی۔

واہب نے سر اسکے قریب اسی انداز میں رکھا۔

اسکی آواز کی مٹھاس اس کے اندر گھلتی جا رہی تھی۔

وہ تیزی سے ری کور کر رہی تھی۔ بوتیک کا کام اسکی اسسٹنٹ سنبھال رہی تھی۔ ایک آدھ دن بعد زیبا چکر لگا لیتی تھیں۔ وہ سب اسے ہتھیلی کا چھالا بنائے ہوئے تھے۔

باقی سب کی محبتوں پر تو اسے شک نہیں تھا لیکن واہب کا خیال رکھنا اور یوں اسے اہمیت دینا اسکے اندر آگ لگا دیتا تھا۔

اپنی کم مائیگی کا ایک ایک لمحہ یاد آتا تھا۔

اسکے لفظوں سے دیئے جانے والے زخم ابھی ہرے ہی تھے۔

سارا دن اسکے پاس ہی کمرے میں رہتے وہ آفس کا کام کرتا رہتا۔ اور اس دوران اس کا ایک ایک کام خود کرتا۔

آخری عشرہ بھی اختتام کو تھا۔ جب اس دن وہ مارکیٹ گیا اور واپسی پر رادیا کے لئے ڈھیروں شاپنگ کر کے لایا۔

رات میں جس وقت وہ اسے چیزیں دکھا رہا تھا اس کا دل کیا سب کچھ اٹھا کر گھر سے باہر پھینک دے۔۔ وہ کیوں یہ سب

عنایتیں کر رہا تھا۔ اب کیا مقصد تھا اس کا۔

بس کریں۔۔ اتنے اچھے بننے کی ضرورت نہیں۔۔ آپ کا اصل روپ دیکھ چکی ہوں تو پھر اب یہ اچھائی کا ماسک پہن“

کر کیا ثابت کر رہے ہیں۔۔ ہاں" وہ غصے میں بھڑکتی ہوئی سب چیزیں ہاتھ مار کر بیڈ سے گرا چکی تھی۔

اگر آپ کی یادداشت کھو چکی ہے تو بتاتی چلوں کہ آپ سے عمر میں پانچ سال بڑی ہوں میں۔۔ ایک ان چاہی“

بیوی۔۔ مجھ سے تو نفرت تھی آپ کو۔۔ پھر یہ نواز شیں کیوں۔۔

بے فکر رہیں کسی کو آپ کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گی۔۔ جب دوسری شادی کا کہیں گے آپ کا ساتھ دوں گی۔ مگر

یہ سب کر کے میری اذیتوں میں اضافہ مت کریں۔۔۔ پلیز" وہ بے اختیار ہو کر رو پڑی۔

اگر میں اپنے کئے کی معافی مانگوں کیا پھر بھی یقین نہیں آئے گا" واہب ایک ایک چیز اٹھا کر سامنے پڑے صوفے پر“

رکھ کر اسکی جانب آیا۔ اسکے قریب نیچے بیٹھتے ہوئے بولا۔

کیوں۔۔ کیوں چاہیے معافی۔ آپ درست تھے۔۔ اور آپ درست ہیں۔۔ مجھے اپنے ماں باپ کی مجبوریاں نظر نہ“

آتیں تو کبھی ایسا بنا مل رشتہ نہ جوڑتی۔۔ ہر لمحہ ہر لمحہ آپ نے مجھے یہ احساس دلایا کہ میں کوئی عمر رسیدہ عورت آپ کے

پلے بندھ گئی ہوں۔۔۔ مجھے اب آپکی معافی سے کوئی سروکار نہیں۔۔

ہمدردی کر رہے ہیں نا۔۔ معذور ہوں مگر اتنی نہیں کہ اپنا بوجھ خود نہ اٹھا سکوں گی۔ بس اپنے ٹھیک ہونے کا انتظار

کر رہی ہوں جیسے ہی چلنے پھرنے لگی۔ آپ کی زندگی سے چلی جاؤں گی" اس کا ایک ایک لفظ واہب کو تکلیف سے دوچار

کر رہا تھا۔

یہ ہمدردی نہیں ہے بے وقوف" وہ ہولے سے مسکرایا۔

اوه۔۔ بس کریں۔۔ محبت کے جھوٹے ڈھونگ مت رچائیں۔ صرف اسی لئے کہ میں آپکی شخصیت سے متاثر ہو کر“ آپکے عشق میں گرفتار نہیں ہوئی۔ آپ سے رحم کی بھیک نہیں مانگی۔۔ تو اس سب کا بدلہ یوں لے رہے ہیں۔ مجھ سے فلرٹ کر کے۔۔

آنسو بے دردی سے صاف کرتی وہ بدگمانیوں کی انتہا پر تھی۔ “

ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ بڑی عمر کی عورت سے شادی نہیں کرنی۔ ہاں فلرٹ جائز ہے۔ “
نجانے کتنی لڑکیاں مجبوریوں کی آڑ میں گھروں میں بیٹھی ہیں۔ مگر لڑکوں نے ناجائز تعلقات تو بنالینے ہیں مگر کسی بڑی عمر کی لڑکی سے شادی کر کے اسے عزت نہیں دینی۔

اگر یہ ایسا ہی گناہ کا کام ہوتا تو ہمارے اسلام میں۔۔ ہمارے آخری پیارے نبی اپنی پہلی ہی شادی ایک بڑی عمر کی عورت کے ساتھ نہ کرتے۔ دس سال۔۔ پندرہ سال۔۔ حتیٰ کے بیس بیس سال چھوٹی لڑکیوں سے شادی کرتے ہوئے آپ جیسے لڑکوں کو شرم نہیں آتی۔ مگر بڑی عمر کی لڑکی سے شادی کرتے غیرت جاگ پڑتی ہے۔ نا انصافی لگتی ہے۔

چار شادیوں کے لئے تو آپ مردوں کو دین یاد آ جاتا ہے کیونکہ وہاں اپنی غرض شامل ہوتی ہے۔

ہاں لیکن بڑی عمر کی لڑکی سے شادی کرتے وقت اسے گناہ تصور کیا جاتا ہے ایسے جیسے وہ اچھوت ہو۔

آپ نے بھی مجھے اچھوت سمجھا۔ شروع دن سے بس یہی باور کروایا۔ میری عمر بڑی ہے۔۔ میری عمر بڑی ہے

کیا سوچ کر اب آپ محبت کے دعوے کر رہے ہیں۔ مطلب بھی جانتے ہیں محبت کا۔ احساس۔۔ پیار۔۔ ایک

دوسرے کو سمجھنا۔ ایک دوسرے کے لئے قربانی۔ آپ تو میرا ہاتھ نہیں تھام سکتے مجھے سہارا نہیں دے سکتے۔

ہا۔۔ محبت کریں گے مجھ سے "جب وہ بولے پر آئی تو اگلے پچھلے تمام حساب چکا دیئے۔ واہب نے اسے ایک پل کو بھی نہیں ٹوکا۔

جتنی نفرت اسے دی تھی اسکے حساب سے تو یہ کچھ بھی نہیں تھا۔

ہاں میں جانتا ہوں مجھ سے یہ سب غلطیاں سرزد ہوں گی۔ وہ شاید رد عمل تھا۔ “

کوئی بھی میری بات سمجھنے کو تیار نہیں تھا۔ اور پھر لوگوں کی رشتہ داروں کی چہ گونیاں۔ ہماری شادی پر بہت سے لوگوں کو مین نے یہ کہتے سنا کہ 'زیبا بھابھی اور سمیع بھائی کو اتنی کیا جلدی تھی واہب کی شادی کی۔ اچھے بھلے لڑکے کی پانچ سال

’بڑی سے شادی کر دی تو کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ شہاب کا کید ہونے کی خاطر بیچارے واہب کو پھنسا دیا خود سوچو ہم ایک معاشرے میں رہتے ہیں جہاں ہر سوچ اور ذہن رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ اور لوگوں کی باتیں اتنی کاٹ دار ہوتی ہیں کہ وہ اچھے بھلے انسان کا دماغ خراب کر دیں۔

میں پہلے ہی الجھا ہوا تھا اس پر لوگوں کی باتیں۔

بس میں وہ سب کر گیا جو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا۔

مگر آپ اگر تھوڑا سا مجھے سمجھ لیتی شاید حالات بہتر ہوتے۔

آپ کا دل شکن رویہ میری ہر بات پر پورا مقابلہ۔۔۔“ اسکی بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ رادیا کچھ کہنے کے لئے منہ کھولنے لگی۔

پلیز پوری بات سن لو“ واہب نے اسے روکا۔

میں آپ کو قصور وار نہیں کہہ رہا کیونکہ شروع میں نے کیا تھا۔ ظاہر ہے آپ کو اپنا بھرم رکھنے کے لئے اتنا تو کرنا ہی تھا۔

بہر حال جو بھی ہوا میں اپنے کئے پر بے حد نادم ہوں۔ بس اتنی خواہش ہے کہ مجھے معاف کر دو۔

آپ کا ہاتھ جھٹکنے کا کفارہ تو ساری عمر دینا ہو گا۔

مگر آپ اب میرا بڑھا ہوا ہاتھ جھٹک کر بدلہ لے رہی ہو“ واہب اسے اپنے رویے کی ایک ایک وجہ بتاتا چلا گیا۔

نہیں واہب میں اتنی آسانی سے وہ سب نہیں بھول سکتی۔ بنا کسی قصور کے آپ نے اتنا کچھ کہہ دیا۔۔۔ مجھے عجیب نفرت ہونے لگ گئی ہے خود سے“ وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولی۔

اچھا بتاؤ کیا کروں کہ آپ ان سب باتوں کو بھول جاؤ“ واہب نے ہتھیار پھینکتے ہوئے مصالحت بھرا لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔

مجھے اپنی زندگی سے جانے دیں“ رادیا کی بات پر وہ سن رہ گیا۔

اور کتنی اذیت دو گی“ کیا کچھ نہیں تھا اس بے بس لہجے میں۔

جب تک میری اذیت کم نہیں ہوتی“ وہ گود میں رکھے ہاتھوں کی جانب دیکھتے کھر درے لہجے میں بولی۔

واہب نے لب بھینچے۔ اس کے پاس سے اٹھ کر کھڑا ہوا۔
 چند لمحے اسکے جھکے سر کو دیکھتا رہا۔
 پھر جھک کر اسکی پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کر کے پیچھے ہٹ گیا۔
 رادیانے نفرت سے ماتھار گڑا۔
 جیسے اس کا لمس مٹانے کی کوشش کر رہی ہو۔
 واہب نے تکلیف سے یہ منظر دیکھا۔
 خاموشی سے گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا۔
 رادیاب خود کافی ہل جل لیتی تھی۔
 گردن موڑ کر اسے باہر جانا دیکھا۔
 پھر خاموشی سے آگے ہوئی اور تیکے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔ دل کی بھڑاس تو نکال چکی تھی مگر نیند پھر بھی آنکھوں سے
 کوسوں دور تھی

وہ بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہا۔ ایک ہاتھ اسٹیرنگ پر تھا تو دوسرا بالوں میں پھیر رہا تھا
 رادیاکا ایک ایک لفظ سچ تھا۔ واقعی اس معاشرے میں ہم نے ایک نہایت جائز رشتے کو گناہ بنا دیا ہے۔
 جہاں کوئی لڑکا بڑی عمر کی لڑکی سے شادی کرے۔ نہ صرف لڑکے کو باتیں سنائی جاتی ہیں۔ ب
 ’بلکہ لڑکی کو سب سے زیادہ تصحیک کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بار بار یہ جتایا جاتا ہے کہ ’اپنی عمر دیکھے اور یہ لچھن
 ’ہو ہائے۔۔ چھوٹے لڑکے سے شادی کر لی اتنا بھی کیا بے شرمی۔‘

اس کو دیکھوا اسکی جوانی ہی ختم نہیں ہو رہی اپنے سے چھوٹے سے شادی کر ڈالی۔ ’اور نجانے کتنے ہی ایسے زہر میں‘
 ڈوبے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔

ایک لڑکا اور لڑکی چاہے جس بھی عمر کے ہوں وہ ناجائز تعلق قائم کر لیں۔ ہمیں وہ گوارا ہے مگر کیا جائز رشتے میں بندھ
 جائیں تو اسے ہم ناجائز بنانے پر تل جاتے ہیں۔

واہب کو اپنا آپ بالکل خالی محسوس ہو رہا تھا۔
پڑھا لکھا ہو کر بھی اس نے کتنی گھٹیا حرکت کی تھی۔
وہ جب جب اسکے ساتھ کھڑی ہوتی اسے ماں کے الفاظ یاد آتے۔ 'تم اس سے بڑے لگتے ہو وہ چھوٹی ہی لگتی ہے' وہ اتنی
نازک سی تھی کہ واہب کو کی بارماں کی کہی یہ بات سچ لگی۔
اور اگر وہ اتنی کامنی سی نہ بھی ہوتی تو بھی کیا۔
بہت سی لڑکیاں شادی کے بعد اتنی بے ڈول ہو جاتی ہیں کہ میاں سے بڑی لگتی ہیں۔ چاہے دس سال چھوٹی ہوں۔
افسوس میں نے کیوں اتنی جلد بازی اور بے وقوفی کا ثبوت دیا تھا 'اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آرہا تھا۔'
کیسے وہ اسکے دل سے اپنے الفاظ کو کھرچ ڈالے۔
صحیح کہتے ہیں 'زبان سے نکلے الفاظ اور کمان سے نکلتییر کبھی واپس نہیں آتے' بس پچھتاوارہ جاتا ہے۔
اور وہ پیل پیل اب اس پچھتاوے کی آگ میں جھلس رہا تھا۔

There's a time of day
When the night it seems like it's never gonna fall
But I find a way
Yeah I'll fight and if I can't walk you know I'll crawl
When I close my eyes
Well I'm back to where I wish I was for now
Going back in time
And I stay as long as my mind will allow
So tell me once, tell me twice
Tell me three times, tell me four
Tell me what ya want to do

Tell me what you need
Tell me what you seem to dream the most
Cause I'll be anything for you
Well I don't know why
But time can't seem to temper my regret
Sometimes I lie
To myself and say I've learned how to forget
Well it seems to me
That you couldn't help yourself but to deceive
And I came to see
That the way I've learned to live is justly
I'm running circles
I'm outta my mind
I lost my grip
On this thing called time
I'm gone
It's gone
I'm empty still
But I'll keep moving
I always will
I'm gone



وہ پل اس آگ میں جھلس رہا تھا کہ کاش وہ وقت کو پیچھے لے آتا۔ کاش وہ اپنے اور رادیا کے رشتے کو یوں بگاڑنے کی بجائے کچھ وقت دے دیتا۔

مگر اب لگتا تھا کچھ نہیں بچا۔ وہ تو واپس پلٹنے کو تیار ہی نہیں تھی۔
صبح میں جس لمحے واہب کی آنکھ کھلی رادیا کمرے میں نہیں تھی۔ وہ اب اسٹک پکڑ کر آہستہ آہستہ خود چل لیتی تھی۔

مگر ابھی اسے سیڑھیاں چڑھنے سے منع کیا گیا تھا۔ اسی لئے فی الحال وہ دونوں کیسٹ روم میں ہی تھے۔
واہب منہ ہاتھ دھو کر باہر لاؤنج میں آیا تو وہ اخبار پڑھنے میں مگن تھی۔ رادیا نے ایک نظر اٹھا کر سامنے سے آتے

واہب کو پر ڈالی پھر واپس اخبار کی جانب متوجہ ہو گئی۔ واہب تھوڑا سا فاصلے پر اسی کے صوفے پر بیٹھ گیا۔

رادیا کو امید تھی کہ کل رات کی باتوں کے بعد واہب اب اس سے کوئی امید نہیں لگائے گا۔

مگر اسکی حیرت کی انتہا نہ رہی جب وہ اسکے گھٹنے پر مزے سے کشن رکھ کر اس پر سر رکھ کر لیٹ گیا۔

رادیا نے گھبرا کر ایک نظر اندر کام کرتی زیبا اور زرینہ کو دیکھا۔

پھر گھور کر واہب کے گھسنے والوں والے سر کو دیکھا۔

یہ کیا بے ہودگی ہے "وہ دبے دبے لہجے میں چٹنی۔"

کیا؟ "واہب نے آنکھوں پر رکھا ہاتھ ہٹا کر اچھنبے سے اسکا سرخ چہرہ دیکھا۔"

یہاں کیوں لیٹے ہیں۔۔ اٹھیں یہاں سے "وہ یکدم اٹھ نہیں سکتی تھی نہیں تو کب کی اسکا سر نیچے پٹخ کر اٹھ چکی ہوتی۔"

آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتی کہ اب مجھے ان سب حرکتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا "وہ اسکی معصومیت پر زچ ہو کر"

بولی۔

مگر آپ کو یہ کیوں نہیں سمجھ آتی کہ آپ کی اس بے زاری سے اب مجھے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ "وہ بھی اسی کے انداز"

میں بولا۔

آپ کیوں اپنی زندگی فضول میں تباہ کر رہے ہیں جب مجھے آپ کے ساتھ اب رہنا ہی نہیں "رادیا نے قطعیت بھرے"

لہجے میں کہا۔

میں اب ہی تو اپنی زندگی کے ساتھ سب صحیح کر رہا ہوں۔۔۔" وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولا۔ " مگر یہ سب اب میرے ساتھ ٹھیک نہیں ہے۔ میں اب اپنی آئندہ زندگی کا فیصلہ خود کروں گی۔ بہت کرلیا دوسروں پر انحصار۔ جس ہمدردی کا بخار آپ کو چڑھا ہے نا۔۔۔ وہ چار دن میں ختم ہو جائے گی " وہ تلخی سے بولی۔

چلو ٹھیک ہے ایسا کرتے ہیں اپنی اپنی جگہ بدل لیتے ہیں " واہب نے یک لخت اٹھ کر اسکے قریب ہوتے ہوئے " سرگوشی نما لہجے میں کہا۔

اس بار نفرت کے کنارے پر آپ کھڑی ہو جاؤ اور محبت کے کنارے پر میں۔ جس کا جذبہ زیادہ طاقتور ہو اوہ جیت " جائے گا اور پھر دوسرے فریق کو اسی کی بات ماننی پڑے گی " واہب کی بات پر وہ اور تپ گئی۔

میں نے پہلے بھی آپ سے محبت نہیں کی تھی " صاف گوئی سے بولتی وہ اسے آئینہ دکھا گئی۔ " لیکن رشتہ نبھانے کا ارادہ تو کیا تھا نا " واہب کی بات پر وہ چند لمحے خاموش ہوئی۔ " میں ایک انچ بھی اپنی جگہ سے ہلنے والی نہیں " وہ دھمکی آمیز انداز میں بولی۔ " مت ہلنا میں بازوؤں میں اٹھا کر اپنی طرف لے آؤں گا " واہب کے چہرے پر گہری دلکش مسکراہٹ بکھری جس " نے رادیا کی پلکوں کو لرزنے پر مجبور کیا۔

فضول باتیں " اسٹک اپنے قریب کر کے وہ اٹھنا چاہتی تھی جب اس سے بھی پہلے واہب نے اٹھ کر اسے سہارا دیا۔ " میں اب خود چل سکتی ہوں " وہ پھر اسکے ہاتھ کو جھٹک دینا چاہتی تھی۔ وہ اسے پل پل دھتکار رہی تھی بالکل ایسے ہی " جیسے کچھ دن پہلے واہب اسے دھتکارتا تھا۔

مگر وہ اپنے حوصلے مضبوط رکھے ہوئے تھا۔

الحمد للہ۔۔۔ لیکن میں چاہتا ہوں جیسے آپ نے مجھے اپنا عادی بنا کر اس محبت میں جکڑا۔ میں بھی اب آپ کو اپنا عادی بنا "

کر اس محبت میں ہمیشہ کے لئے قید کر لوں " اسکی جانب جھکتے اسکی ناراض نظروں میں اپنی محبت پاش نظریں گاڑھے اسکے ایک ایک لفظ سے محبت ٹپک رہی تھی۔

چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات " را دیانے ویسے ہی طنز کیا جیسے کبھی وہ کرتا تھا۔ " وی ویل سی " واہب نے اسے گویا چیلنج کیا۔ "

اور پھر اس نے جو کہا وہ سچ کر دکھایا۔ را دیانے ہر بیزاری کے جواب میں اسکے پاس اسے دینے کو صرف محبت ہوتی۔۔ احساس ہوتا۔

انہی دنوں میں چاند رات بھی آگئی۔

واہب عشاء کی نماز پڑھ کر آیا تو اسکے سر ہو گیا۔

چلو۔۔ مہندی لگوا کر لاؤں " وہ جو بیڈ پر مزے سے بیٹھی موبائل پر مصروف تھی اس اچانک افتاد پر تیوری چڑھا کر " اسکی جانب دیکھا۔

مجھے کہیں نہیں جانا اور کوئی مہندی وہندی نہیں لگانی " وہ کڑوے کیلے لہجے میں اسے جواب دے دوبارہ موبائل میں " مصروف ہو گئی۔

جانا تو پڑے گا۔۔ میڈم کے نخرے ختم نہیں ہو رہے " وہ بھی اپنی ضد پر قائم تھا۔ "

بوڑھی عورتوں کو مہندی اور میک اپ سے کیا سروکار " وہ پھر سے اس پر طنز کر کے بولی۔ "

وہ جو بیڈ کے دوسری سمت بیٹھا تھا محبت سے اسکے چہرے پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں پھیریں۔

را دیانے اسکی جرات پر خشمگین نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔ سرعت سے پیچھے ہوئی۔

کتنی بار کہا ہے دور رہ کر بات کیا کریں " ناگواری اسکے چہرے کا احاطہ کر چکی تھی۔ "

اور کتنی بار میں نے کہا ہے کہ اب دوریوں کی باتیں جانے دو۔۔ اٹھو " اسکے ہاتھ سے موبائل لے کر رکھا۔ "

کیا مصیبت ہے زندگی عذاب ہو گئی ہے " وہ زبردستی اسکی جانب آکر اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کرنے لگا۔ جب وہ " کوفت سے بولی۔

اوکے باقی کے کوسنے واپس آکر دے لینا۔ " واہب نے بھی ہار نہ مانی اسے کھڑا کر کے ہی دم لیا۔ جیسے ہی اس نے اسٹک " کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ واہب نے اسٹک اسکی پہنچ سے دور کی۔

جب میں ہوں تو ان کھوکھلے سہاروں کی کیا ضرورت ہے " اس کا دوپٹہ کندھوں پر ٹھیک کرتے ہوئے وہ جس توجہ سے " بولا رادیا کی ایک بیٹ مس ہوئی۔

مجھے اس سہارے پر اعتبار نہیں " رادیا نے نگاہیں جھکا کر کانپتے لہجے میں کہا۔ واہب کے لبوں پر مسکراہٹ رینگئی۔ " اعتبار بھی آہی جائے گا۔ "

چلو تو سہی

راستہ کوئی مل ہی جائے گا " وہ دھیرے سے اپنا سر اسکی پیشانی کے ساتھ ٹکاتے گنگنایا

ایک آخری موقع دے دو " حسرت سے درخواست کی۔ "

ابھی مجھے سوچنے دیں " واہب نے شکر کیا کہ اس نے نہ نہیں کی۔ "

اوکے۔۔ سوچ لو " پیچھے ہوتے ایک نظر اسکے صبح چہرے پر ڈالی۔ "

پھر اسے لئے باہر کی جانب بڑھا۔

تمام راستہ اس کا ایک ہاتھ اسٹیرنگ پر دھرے ہاتھ کے نیچے دبائے گاڑی چلاتا رہا۔

رادیا نے تمام راستہ کوئی بات نہ کی نہ ہی واہب نے اسے مخاطب کیا بس دونوں ایک دوسرے کی موجودگی کو محسوس کرتے رہے اور پہلی بار ان کے درمیان موجود خاموشی بے حد معنی خیز تھی۔ محبت کی واہب ایک کے دل سے دوسرے کے دل پر اثر انداز ہو رہی تھیں۔

جس وقت وہ مہندی لگو کر باہر آئی واہب نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔ پھر اسی طرح تھامے گاڑی کی جانب لایا۔

مہندی ابھی گیلی تھی۔

کس مصیبت میں پھنسا دیا ہے سچی۔۔ اب جب تک سوکھے گی نہیں تب تک بندہ کچھ نہیں کر سکتا۔ "گاڑی میں بیٹھ کر اسکی دہائیاں شروع ہو چکی تھیں۔ جنہیں زیر لب مسکراتے واہب مزے سے سن رہا تھا۔ اسکا کیچر بالوں میں بالکل ڈھیلا ہو چکا تھا۔

وہ بازو کو اوپر لے جا کر کہنی سے بار بار بالوں کو پیچھے کرتی بھنگائی۔

کیا ہوا ہے "واہب اسکی یہ حرکت دیکھ کر سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ کہنی بار بار چہرے تک کیوں لے جا رہی ہے۔"

یہ جوں نفیس کھل گئی ہیں میری۔۔ کیسے باندھوں "وہ روہانسی آواز میں بولی۔"

واہب نے نفی میں سر ہلایا۔ پھر گاڑی سڑک کے ایک کنارے پر روکی۔

مڑو "اسے گاڑی روکتا دیکھ کر وہ الجھی کہ ایک اور حکم آگیا۔"

کیوں؟ "اس نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔ جو اسٹیرنگ چھوڑے پورے کا پور "اسکی جانب مڑا ہوا تھا۔"

بال باندھوں نا "واہب نے وضاحت دی۔"

وہ سانس بھر کر مڑی کہ اس وقت واہب کی مدد لئے بغیر گزارا نہیں تھا۔

واہب نے کیچر اتار کر اسکے سب بال سمیٹے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر چہرہ اسکے بالوں کے پاس لے جاتے محبت بھرا

لمس ان پر چھوڑا۔ رادیا اس کا لمس اپنے سر پر محسوس کر کے یکدم کانپی۔ واہب نے جیسے ہی کیچر لگایا وہ چیخنی۔

آہ۔ اتنے زور سے نہیں لگانا تھا سارے بال کھچ رہے ہیں "اسکے چلانے پر پھر سے اس نے کیچر اتارا۔"

یار اب مجھے کیا پتہ کیسے لگاتے ہیں۔ میرے خیال میں روزانہ دو مرتبہ اسکی پریکٹس کرنی چاہیئے پھر میں ایکسپرٹ "

ہو جاؤں گا "کیچر تھوڑا سا ڈھیلا کر کے لگاتے اب کی بار وہ شرارتی لہجے میں بولا۔

رادیا نے خاموش نظروں سے گھورا۔

آنسکریم کھاؤ گی "گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے مزے سے پوچھا۔"

کیسے کھاؤ گی۔۔ ہاتھوں پر تو یہ لگی ہے "آنسکریم کے نام پر دل لپایا مگر ہاتھوں کی طرف بے چارگی سے دیکھا۔"

ڈونٹ وری اسکا بھی حل ہے "وہ اسکے منع نہ کرنے پر خوش ہوتا گاڑی آنسکریم پارلر کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا۔"

پتہ نہیں کیوں اس لمحے واہب کا ساتھ۔۔ اسکی نظروں کی گرمائش۔۔ لہجے کی محبت سب اچھا لگ رہا تھا۔

کیا دل نے بند دروازے کھول دیئے تھے۔ کیا زخم سلنا شروع ہو گئے تھے۔

اس نے گردن موڑ کر مردانہ وجاہت کے شاہکار اپنے شریک سفر کو دیکھا۔

واہب نے ایک آنسکریم پارلر کے سامنے گاڑی روکی۔ وہاں موجود لڑکاتی زی سے گاڑی رکتے دیکھ کر انکی جانب آیا۔

واہب نے اپنی جانب کاشیشہ نیچے گرایا۔

سریہ لیں۔۔ آپ کو کون سا فلیور چاہیئے اس میں سے "وہ لڑکا اپنے پروفیشنل انداز میں واہب کو ایک کارڈ پکڑا کر"

مودب کھڑا پوچھ رہا تھا۔

واہب نے اس کارڈ پر موجود درج مختلف آنسکریم کے ناموں پر نظر دوڑائی۔

کون سا لوگی "واہب نے ایک نظر رادیا کو دیکھا۔"

میں کھاؤ گی کیسے "وہ اپنے ہی مسئلے میں الجھی ہوئی تھی۔"

اس نے بنانا فنج سوائزل کا آرڈر دیا۔

کتنی سر؟ "لڑکے نے پھر مودب ہو کر پوچھا۔"

دو "رادیا اسے گھورے جا رہی تھی۔"

جیسے ہی لڑکا گیا واہب نے رادیا کی جانب دیکھا تو قہقہہ لگائے بغیر نہ رہ سکا۔

آنسکریم کھانا بھی مجھے کیوں کھانے کا ارادہ کر رہی ہو "اپنے قہقہے کو بمشکل روک کر اسے بھرپور نظروں سے دیکھتے"

ہوئے بولا۔

کھاؤں گی کیسے۔۔ یہ دیکھیں ابھی بھی گیلی ہے "اس نے ہاتھ اسکے آگے کرتے ہوئے ناراضگی سے کہا" میں کس لئے ہوں "واہب نے گہری نظروں سے دیکھتے گجھیر لہجے میں کہا۔ " رادیا اسکی نظروں سے نروس ہوئی۔ چہرہ موڑ کر ونڈ سکیرین سے باہر دیکھنے لگی۔ لیکن واہب کی ٹکلی بندھی رہی۔

رادیا اسکی نگاہوں کی تپش کو خود پر بہت اچھی طرح محسوس کر رہی تھی۔ نجانے کیوں مزاحمتی لہجہ آجکل ماند پڑ چکا تھا۔ کیا مسئلہ ہے؟ "آخر رخ موڑ کر دوبارہ اسے گھور کر دیکھا۔ " ماتھے پہ بل نمایاں تھے۔

واہب کی جان لیوا مسکراہٹ اسکے دل میں شور برپا کر گئی۔ محبت سے اسکے ماتھے پر موجود بلوں پر شہادت کی انگلی پھیری۔ اگر میں تھوڑی بہت باتیں مان رہی ہوں نا تو فضول حرکتیں کرنے کی ضرورت نہیں "لڑکھڑاتی آواز پر بمشکل قابو" پاتے اس نے رعب جمانا چاہا۔

اتنی سی ہو آپ۔۔ یہ رعب کہاں سے لے آتی ہو؟ "ہاتھ پیچھے کر کے سینے پر ہاتھ باندھے اپنی بولتی آنکھیں اسکی " ناراض آنکھوں میں گاڑے مزے سے بولا۔

اتنی دیر میں لڑکا آنسکریم لے کر آگیا۔ واہب نے شکریہ ادا کرتے دونوں کو نر پکڑ لیں۔

چلو لڑکی شروع ہو جاؤ "سیدھے ہاتھ والی آنسکریم اسکی جانب بڑھاتے اسے الرٹ کیا۔ رادیا نے کچھ جھجک کر " آنسکریم کی پہلی بانٹ لی۔

پھر آہستہ آہستہ کھاتی رہی۔ واہب بھی شرافت سے اسے کھلاتا رہا اور اپنی کھاتا رہا۔

جس اسپید سے کھا رہی ہو مسز۔۔ یہ پگھل کر میرے اوپر گر جانی ہے "واہب نے اسکی سست روی پر ٹوکا۔ "

اب آپ کی طرح اتنا بڑا بڑا منہ نہیں کھول سکتی "وہ مزے سے اس پر چوٹ کر گئی۔ "

اچھا ویسے بے نیازی ہے مگر نظریں پوری طرح رکھی ہوئی ہیں مجھ پر "واہب نے آنکھیں سکڑ کر کہا۔ "

پھر یکدم اسکی آنسکریم اپنی والی کے ساتھ اچھی طرح کر دی۔

یہ کیا؟ "را دیا اس حرکت پر حیرت سے بولی۔ "

اب آپ یہ والی ٹیسٹ کرو میں یہ ٹیسٹ کروں گا "آنکھوں میں شرارت واضح ناچ رہی تھی۔ "

دونوں ایک ہی توفلیور ہیں "اس نے پھر کندھے جھٹکتے ہوئے کہا۔ "

ہاں۔۔۔ مگر اس میں آپکا ذائقہ گھل گیا ہے اس میں میرا۔ دونوں بدل کر دیکھتے ہیں کس کی زیادہ ذائقہ دار ہے "را دیا"

نے تیز نظر اسکے ہونٹوں میں دبی مسکراہٹ پر ڈالی۔

مجھے نہیں کھانی۔ "یکدم پیچھے ہٹی۔ "

چپ کر کے کھاؤ نہیں تو منہ پہ مل دوں گا "وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا۔ "

نہیں کھانی تو بس نہیں کھانی "وہ بضد ہوئی۔ "

آپ جانتی ہونا اپنی منوا کر دم لیتا ہوں۔ کھاؤ شاہاش۔۔ واہ آپکی والی میں تو کھٹا میٹھا ٹیسٹ ہے۔۔ آپ کی طرح "اسکی"

آنسکریم سے ایک بانٹ لیتے شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

اس نے بھی اب غصے میں اسکی آنسکریم سے بانٹ لی۔

اور یہ بالکل آپکی طرح ہے کڑوی کسلی "اس کے غصے سے کہنے پر واہب اپنا قہقہہ نہیں روک سکا۔ "

ویری گڈ۔۔ اچھا مشاہدہ ہے۔۔ چلو شاہاش کھاتی جاؤ اور تبصرے کرتی جاؤ "وہ اسے پچکار کر بولا۔ "

واہ۔۔۔ کیا ایک اور ذائقہ۔۔۔ میٹھا اور تھوڑا تھوڑا اسٹریل "واہب نے ایک اور بانٹ لیتے اس پر تبصرہ کیا۔ "

اس نے بھی ایک اور بانٹ لی۔

انتہائی گند اذائقہ ہے۔۔ بے وفا اور مطلبی "دونوں بانٹ لیتے رہے اور ایک دوسرے پر تبصرے کرتے رہے۔"

جب کھا چکے تب واہب نے ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر بڑے دھیان سے اس کا منہ صاف کیا۔

واہ آج کیا سیر حاصل آئسکریم کھائی ہے۔۔ بھرپور تبصروں کے سنگ "واہب نے اپنا منہ صاف کر کے گاڑی سٹارٹ کی۔"

لہجے میں اب بھی شرارت تھی۔

آئندہ کبھی یہ مصیبت نہیں لگواؤں گی "رادیانے تیکھی نظر اس پر اور پھر اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی پر ڈالی۔"

اب تو وقت فوقتاً یہ مصیبت آپ کو مول لینی پڑے گی۔ کیونکہ مجھے یہ ان ہاتھوں پر لگی بے حد اچھی لگ رہی ہے "واہب"

نے ایک سرسری مگر بھرپور نظر اس پر ڈالی۔

رادیاب کی بار خاموش ہی رہی۔

صبح جس لمحے وہ نماز کے لئے اٹھا رادیاب بھی سو رہی تھی۔

واہب نے محبت بھرا لمس اسکی پیشانی پر چھوڑا۔ پھر اپنا موبائل پکڑ کر کچھ ٹائپ کر کے اسکے نمبر پر سینڈ کیا۔ اور واش روم کی جانب بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد شاور لے کر سفید شلوار کرتا پہنے باہر آیا۔ تب بھی رادیاب سوئی ہوئی ملی۔

اس پر ایک مسکراتی نگاہ ڈال کر کمرے سے چلا گیا۔

وہ گہری نیند میں تھی کہ دروازہ ناک ہوا۔

مندی مندی آنکھیں کھولیں تو زیبا کمرے میں آتی دکھائی دیں۔

عید مبارک بیٹا۔ تمہارے ابو اور واہب نماز ادا کرنے گئے ہیں تم بھی انکے آنے تک اٹھ کر تیار ہو جاؤ "زیبانے"

مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے کے ماتھے سے اچھے بال سمیٹتے ہوئے کہا۔

خیر مبارک آئی۔۔ بس میں اٹھ گئی سمجھیں "محبت سے اٹھ کر انکے گلے لگتے ہوئے بولی۔ جو بیڈ پر اسکے قریب بیٹھ " چکی تھیں۔

شاباش میرا بچہ۔ تمہارے کپڑے رات کو زینہ سے کہہ کر پریس کروادئے تھے اٹھو چیخ کر و " اٹھتے ہوئے اسکے چہرہ " کو پیار سے تھپتھاتے ہوئے کہا۔
"جی"

اور سنو "کمرے سے جاتے جاتے وہ مڑیں۔"

جی "اس نے استفہامیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔"

جب اس رشتے کو قبول کر لو تو ہمیں بھی ماں باپ کی حیثیت سے قبول کر لینا " اتنی محبت سے انہوں نے اپنی خواہش " بیان کی۔

جی۔۔ جی "را دیا ان کی بات پر چند لمحے کے لئے ششدر رہ گئی۔ تو وہ جانتی تھیں اسکے اور واہب کے درمیان کے " تعلقات۔ ہاں ظاہر ہے دونوں نے ہی کسی سے چھپانے کی ضرورت نہیں سمجھی تھی نہ نفرت اور بیزاری کو اور نہ اب واہب نے اپنی محبت کو۔۔

وہ شفقت سے مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئیں۔

اس نے بیڈ سے اٹھنے سے پہلے موبائل کھول کر دیکھا تو واٹس ایپ پر واہب کا میسج موجود تھا۔
فورا کھول کر پڑھا

Open up the gates please let me in
everybody needs someway to start again

I have been rude not always kind

Since it's been a long heart to climb

So lay your hand in mine
Sometimes we just carry hopes to down
But letting go is hard I have found
So let me be like the leaves on the trees
They come back in the spring and go to green
So let me be like a stream full of rain
It comes back eventually to the sea
Tell me where we could reach the promise land
There is nothing that we can do to change the past

But baby now
I have found a way back to you
So please find a way back to me
واہب کے پیج میں درج الفاظ را دیا کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر رہے تھے
اس نے اسٹک ڈھونڈی۔

پھر دل میں نجانے کیا سمایا اٹھ کر کوشش کی کہ اپنے سہارے ہی چلے۔ ہلکی سی لڑکھڑاہٹ کے ساتھ وہ کسی حد تک
کامیاب ہو گئی۔

پہلے واش روم گئی۔ منہ ہاتھ دھو کر باہر آئی۔

کمرے میں بنی قد آور الماری کی جانب رخ کیا۔

الماری کے دونوں پٹ کھولے تو سامنے ہی سفید گھیر دار فراک پا جامہ اور چنا ہوا دوپٹہ نظر آیا جو اس دن واہب نہایت

محبت سے اسکے لئے لے کر آیا تھا۔

ایک گہری سانس فضا کے سپرد کی۔

اے اللہ میں اس وقت اس جگہ پر کھڑی ہوں جہاں آگے کا کچھ نہیں پتہ۔ میں نہیں جانتی جس محبت کا دعویٰ آج یہ شخص کر رہا ہے میری محبت پالینے کے بعد بھی یہ اپنی بات پر قائم رہے گا یا نہیں۔

اگر اس کو چھوڑ دیتی ہوں تو کہیں کفرانِ نعمت کی مرتکب نہ ہو جاؤں۔ اگر یہ میرے لئے بہتر ہے تو میرے دل سے ہر وسوسہ ہر شک نکال دیں "تیار ہوتے وقت وہ مسلسل اپنے رب سے مخاطب تھی۔

کیونکہ دلوں کے بھید تو وہی جانتا ہے اور واہب کے دل کا بھید اس سے بہتر اور کس کو پتہ ہو گا۔

بس اس نے آج بھی اپنا معاملہ اس رب کے سپرد کر دیا جس کے سپرد یہ شادی ہونے سے پہلے کیا تھا۔

وہ پلٹا تھا۔ اسکی محبت سے لبریز ہوا تھا تو یقیناً یہ اللہ کا ہی حکم تھا۔

اسے ایسے ہی پلٹنا تھا۔ اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر۔

Novel By PakDigestNovels.Com

جس لمحے وہ لاؤنچ میں داخل ہوا ٹھٹھک کر دروازے کے قریب ہی رک گیا۔

اسکے لائے ہوئے سفید فراک جس پر خوبصورت دھاگے کا کام ہوا تھا اور چوڑی دار پاجامے پر ایک کندھے پر چنا ہوا دوپٹہ

ڈالے۔ کانوں میں بڑی بڑی بالیاں پہنے خوبصورت سے کئے گئے میک اپ اور کھلے بالوں میں وہ واہب کو کسی حور

سے کم نہ لگی۔

خوشگوار سا احساس لئے وہ اندر بڑھا۔

جہاں وہ سمیع سے سر پر پیار لے رہی تھی۔

عید مبارک "اسکی شوق کا جہاں لئے آنکھوں میں بمشکل دیکھتے ہوئے اس نے عید مبارک کہنے میں پہل کی۔"

واہب نے بمشکل اسکے پریوں سے روپ سے نظریں ہٹائیں۔

واہب ماں کی جانب بڑھا۔

چلو بیٹا گاڑی کی چابی پکڑو۔۔ چچا کی طرف جانا ہے "ان کا معمول تھا کہ وہ عید والے دن بھائی کے گھر جاتے وہاں سے "

سب مرد مل کر ماں باپ کی قبروں پر جاتے اور پھر کھانا کھا کر باقی رشتہ داروں کی طرف جاتے۔

آپ لوگ ریڈی ہیں؟ "واہب نے ان دونوں سے دریافت کیا جو بیکز پکڑے تیار ہی کھڑی تھیں۔ "

سمیع اور زیبا اپنی گاڑی کی جانب بڑھے۔

جس لمحے وہ بھی انکے پیچھے لاؤنج سے نکلنے لگی۔ کہ واہب نے راستہ روکا۔

رادیہ کے دل کی دھڑکنیں بڑھیں۔

آپ کون ہیں مس "جان بوجھ کر اسے چھیرا۔ "

آپ کے پیرنٹس کی چیمیتی بہو "وہ کہاں زیادہ دیر گھبرانے والی تھی۔ "

مزے سے جواب دیتی اسکے ایک سائیڈ سے نکلنے لگی۔

جب مڑتے ہوئے واہب نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنی بازو پر رکھا۔

رادیہ نے نظر اٹھا کر محبت کے یہ انداز دیکھے۔

وہ واقعی اس کا سہارا بن گیا تھا۔

وہ دونوں واہب کی گاڑی کی جانب بڑھے۔

اسے بٹھا کر واہب اپنی سیٹ پر آکر بیٹھا۔

گاڑی چلاتے تمام وقت اسکی پرشوق نظریں اس کا طواف کرتی رہی تھیں۔

مجھے لگتا ہے اگر میں لنگڑی نہیں ہوئی تو آج آپ کی حرکتیں مجھے لنگڑا کر کے چھوڑیں گی "رادیہ کی بات پر وہ اسکی بات کی "

تہہ تک تو نہیں پہنچا مگر قہقہہ بھی نہیں روک سکا۔

"وہ کیسے؟"

جس حساب سے آپکی نظریں سامنے کی بجائے بائیں جانب ہیں ایکسیڈنٹ لازمی ہے "وہ اسکے دیکھنے پر چوٹ کر گئی۔"

ہاہاہاہا۔۔۔ کیا کروں۔۔۔ نظروں پر کس کا زور ہے "محبت سے گندھا لہجہ اسے نروس کر گیا۔"

میں ابو سے کہتی ہوں۔ آپ کا بیٹا نیم پاگل ہو چکا ہے۔۔۔ مجھے اس سے خطرے کی بو آرہی ہے پلیز مجھے اپنی گاڑی میں

شفٹ کر لیں "اسکے ابو کہنے پر وہ چونکا

ابو؟"سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔ کیونکہ اپنے ابو کو وہ ابا کہتی تھی۔"

میرے اور آپکے ابو سمیع احمد "وہ اسکی حالت سے حظ اٹھاتے ہوئے بولی۔"

تو کیا۔۔۔ "واہب کو اپنی حیرت بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملے۔"

نہیں خیر اب اتنی جلدی بھی میں ماننے والی نہیں۔۔۔ رات کو اپنے اجازت نامے کے بعد کچھ کہوں گی "رادیو کی بات پر"

وہ الجھا۔ کچھ دیر پہلے کا جو خوشگوار سا احساس تھا وہ یک لخت ختم ہوا۔

تو کیا وہ اب بھی دوریوں کی بات کرے گی۔

اس کے بعد سارا دن وہ الجھا الجھا رہا اور رادیو اسکی حالت پر دل ہی دل میں مسکراتی رہی۔

www.PakDigestNovels.Com Presents..

گھر واپس آتے انہیں رات ہو گئی۔ زیبا اور سمیع تو سیدھا اپنے کمرے میں چلے گئے۔ جبکہ وہ واہب کے ساتھ کچن میں آئی۔

مجھے چائے پینی ہے "اسکی فرمائش پر وہ اسے لئے کچن میں آیا۔"

سب چیزیں اسکے پاس رکھیں تاکہ اسے بار بار پکڑنے کے لئے زیادہ چلنا نہ پڑے۔

رادیو نے پانی ابلتے ساتھ ہی سب چیزیں ڈالیں۔

وہ اسکی ایک ایک حرکت دیکھ رہا تھا۔

ہو نٹوں پر قفل لگا تھا۔

یکدم نجانے کیا ہوا۔ آگے بڑھ کر پیچھے سے اسکے کندھے پر سر رکھا۔
 بس کر دو یا رکب تک یہ سرد مہری قائم رکھو گی۔ "رادیا اس اچانک افتاد کے لئے تیار نہیں تھی۔ اتھل پتھل سانسوں کو"
 بمشکل ہموار کیا۔ چہرہ موڑ کر اسکے گھنے بالوں والے سر کو دیکھا۔
 جب تک آپ اجازت نامے پر سائن نہیں کرتے "وہ سرد لہجے میں بولی۔"
 واہب نے سرعت سے سر اٹھا کر اسکے چہرے کو دیکھا۔
 سب کچھ مانگ لینا مگر جدائی نہ مانگنا "اسکے لہجے میں کیا کیا نہ تھا۔"
 خوف۔۔۔ التجا۔۔۔ گزارش۔

رادیا خاموش رہی چائے کپوں میں انڈیل کر ٹرے واہب نے تھامی اسے لئے کمرے میں آیا۔
 بیڈ پر بیٹھ کر اس نے سائیڈ ٹیبل کے دراز سے ایک کاغذ نکالا واہب نے بیڈ پر بیٹھتے کن اکھیوں سے اس کاغذ کو دیکھا۔
 جس کی تین اب وہ کھول رہی تھی۔

یہ اجازت نامہ اور شرائط نامہ دونوں ہے "مزے سے پیپر پکڑے رخ واہب کی جانب کئے بولی۔"
 واہب سانس روکے اسے سن رہا تھا۔

پہلی شرط۔۔۔ کبھی مجھے بڑی عمر کا طعنہ نہیں دیں گے "اسکی بات سنتے اس نے چونک کر اسکے چہرے کی جانب دیکھا۔"
 مطلب وہ زندگی کی شروعات سے پہلے اس سے کچھ منوانا چاہتی تھی۔ اعصاب یکدم ڈھیلے ہوئے۔
 "ڈن" چمکتی آواز پر رادیا نے کاغذ سے نظر اٹھا کر اسکے مطمئن چہرے کی جانب دیکھا۔"
 مجھے بوتیک بند کرنے کا کبھی نہیں کہیں گے "ڈن"
 اب کی بار واہب نے سرا سکی گود میں رکھا۔

فضول میں ہر وقت ادور نہیں ہوں گے۔۔۔ "اس کا اشارہ اس کا سر گود میں رکھنے کی طرف تھا۔"
 "ہا ہا ہا۔۔۔ ہاف ڈن"

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ

www.PakDigestNovels.Com پر خوش آمدید۔

اپنی صلاحیتوں کو منوائیں اور دنیا میں اپنی الگ پہچان بنائیں۔ لکھنے کے ہنر کو ہم تک پہنچائیں ہم دنیا تک پہنچائیں گے۔

کیونکہ

www.PakDigestNovels.Com

آپکو دے رہا ہے۔

سنہری موقع، تو بس ہماری سائٹ پر اپنا ناول، کالم، شاعری پوسٹ کروانے کے لیے مندرجہ ذیل ای میل اور لنک پر

رابطہ کریں۔

www.FaceBook.Com/PakDigestNovels

www.PakDigestNovels@Gmail.Com

ہاف ڈن؟" اس نے سوالیہ نظریں اسکے چہرے پر ڈالیں۔ "

ہاں نا۔۔ اب فضول حرکتیں بیوی کے ساتھ نہ کروں تو کس کے ساتھ کروں " اسکی بات پر اس نے منہ بنا کر دوبارہ " کاغذ کو پڑھنا شروع کیا۔

" آخری اور سب سے اہم شرط نہ کسی لڑکی کو دیکھیں گے اور نہ دوسری شادی کی بات کریں گے "

ڈن ہی ڈن۔۔ میری جان " محبت سے اسکا ہاتھ تھام کر وہ سیدھا ہوا۔ "

اس قدر میرا خون خشک کیا ہے صبح سے۔۔ اور عید بھی نہیں ملی " وہ منہ پھلائے شکایتیں کھول چکا تھا۔ "

میری عیدی کا ہوش ہے۔۔ وہ کب دی مجھے؟ " وہ الٹا اس پر چڑھ دوڑی۔ "

ابھی دوں گا۔ پہلے بناؤ معاف کر دیا مجھے " واہب نے پھر سے تصدیق چاہی۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ "

وہ سب سہنا آسان نہیں تھا۔ لیکن میں خود کو اور آپ کو اور اس رشتے کو ایک اور چانس دینا چاہتی ہوں۔ آپ کا یوں " پلٹ آنا یقیناً اللہ کی رضا ہے اور میں اسکی رضا میں راضی رہنا چاہتی ہوں۔ بس مجھے کبھی پھر سے یوں بے وقعت نہیں کرنا " وہ آس سے اسے دیکھتی اپنا فیصلہ سنار ہی تھی۔

واہب نے محبت سے اسے خود سے سمویا۔

کبھی بھی نہیں کروں گا۔۔ بہت دعائیں مانگیں ہیں آپ کا دل میری جانب مائل ہو جانے کی۔ "

ایک بار پھر سے ان سب تلخیوں کے لئے مجھے معاف کر دو۔ اصل محبت تو اس رشتے میں ہے۔۔ عمروں کے فرق میں کہاں " وہ آنکھیں موندے محبت کو خود پر نچھاور ہوتے دیکھ رہی تھی۔ محسوس کر رہی تھی۔

ختم شد